SAT.25.Nov.2023
VOLUME:18 NO:303
PRICE: 3=00
Mob:8055362952
Pages:4

waraquetaza.com
www.facebook.com/waraquetazaonline
waraquetaza.com/E-paper

ناندیڑ

Established: May 1994 قائم شدہ: مئی

روزنامہ

ورقِ تازہ

THE WARAQU-E-TAZA URDU DAILY NANDED

Email:waraquetazadaily@yahoo.co.in- waraquetazadaily@rediffmail.com

HON'RY EDITOR :Mohd.Taqui (M.A,B.Ed) اعزازی مدیر: محمد تقی (ایم۔اے بی۔ایڈ)

RNI No. MAHURD/2006/16935
ناندیڑ اور پربھنی سے علاحدہ ایڈیشن کی اشاعت

بروز ہفتہ 25/نومبر 2023
جلد:18 شمارہ 303
10/جمادی الاولیٰ 1445ھ
قیمت 00=3 روپے
صفحات:4

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

الحاج قاضی نوید محی الدین صدیقی
M.: 9960532993
7249532993
کنگن جویلرس
KANGAN JEWELLERS
اسحاق ٹاور، صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔
ہمارے پاس ترکش، کویتی، عربی سونے کے زیورات تیار اور آرڈر کے مطابق بنا کر دیئے جاتے ہیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

غزہ جنگ میں وقفہ: حماس کی جانب سے یرغمالیوں کی رہائی کا آغاز

12 اسرائیلی یرغمالی ریڈ کراس کے حوالے

غزہ: 24/نومبر (ایجنسیز) اسرائیل اور حماس کے درمیان جنگ میں چار روزہ وقفے کے دوران یرغمالیوں کے تبادلے کا آغاز ہوگیا ہے اور پہلے مرحلے میں حماس کی جانب سے تھائی لینڈ کے 12 شہریوں کو رہا کر دیا گیا جبکہ اسرائیلی سرکاری میڈیا کے مطابق 13 اسرائیلیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کر دیا گیا ہے۔ تھائی لینڈ کے وزیر اعظم نے 12 تھائی شہریوں کی رہائی کی تصدیق کی ہے۔ تھائی شہریوں کی رہائی اس معاہدے کا حصہ نہیں تھا جو قطر کی ثالثی کی کوشش کے باعث حماس اور اسرائیل کے درمیان ہوا تھا۔ اسرائیلی سرکاری میڈیا نے رپورٹ کیا ہے کہ 13 اسرائیلی یرغمالیوں کو ریڈ کراس کے حوالے کیا گیا ہے جہاں سے انھیں رفح کراسنگ کے ذریعے پہلے مصر لے جایا جائے گا اور پھر وہاں سے فوجی ہیلی کاپٹرز کے ذریعے اسرائیل لایا جائے گا۔ خیال رہے کہ جنگ میں وقفے کے آغاز کے بعد آج حماس کی جانب سے 13 اسرائیلی شہریوں جبکہ اسرائیل نے اپنی حراست میں موجود 39 فلسطینیوں کو رہائی دینی تھی اور یہ تبادلہ پاکستانی وقت کے مطابق شام سات بجے سے شروع ہونا تھا۔ اسرائیلی یرغمالیوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں جبکہ معاہدے کے مطابق اسرائیل میں قید 24 خواتین اور 15 نوجوان لڑکوں کو غرب اردن بھیجا جائے گا۔ مصری ریاستی انفارمیشن سروس کی جانب سے سامنے آنے والی اس خبر کے بعد سامنے آیا ہے جس میں کہا گیا تھا کہ 'مصر کی جانب سے کیے گئے اقدامات کے باعث 12 تھائی شہریوں کی رہائی ممکن ہو سکی۔' حماس کی جانب سے تاحال اس حوالے سے کوئی بیان سامنے نہیں آیا ہے۔ جمعے کی صبح سے شروع ہونے والے اس عارضی جنگ بندی کے دوران حماس کے پاس موجود 50 اسرائیلی یرغمالیوں اور اسرائیل کی جیلوں میں قید 150 فلسطینیوں کی رہائی کے علاوہ غزہ میں امداد کی فراہمی پر اتفاق کیا گیا تھا۔ اسرائیل نے حماس کو مزید یرغمالیوں کی رہائی کی ترغیب دیتے ہوئے جنگ بندی کی مدت میں اضافے کی پیشکش بھی کی ہے۔ یہ سات اکتوبر سے شروع ہونے والی لڑائی میں پہلا وقفہ ہے تاہم اسرائیل نے واضح کیا ہے کہ یہ وقفہ جنگ کا خاتمہ نہیں۔ اسرائیلی فوج کے ترجمان نے جمعے کی صبح ایک بیان میں کہا ہے کہ 'انسانی ہمدردی کے تحت یہ وقفہ عارضی ہے'۔ انھوں نے غزہ کے شہریوں کو مخاطب کر کے کہا کہ 'شمالی غزہ ایک خطرناک علاقہ ہے اور شمال کی جانب سفر کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اپنے تحفظ کے لیے جنوب میں ہی رہیں۔' اسرائیلی حکومت نے حماس کا نام و نشان مٹانے کا عزم ظاہر کیا ہے اور تمام یرغمالیوں کی رہائی کی امید ظاہر کی ہے۔ امریکی صدر جو بائیڈن نے کہا ہے کہ یہ معاہدہ غزہ میں موجود اسرائیلی یرغمالیوں کی ناقابل بیان آزمائش٭ کا خاتمہ کرے گا اور معصوم فلسطینی خاندانوں کے مصائب کو کم کرے گا۔ اسرائیلی حکومت متعدد مرتبہ حماس کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے٭ اور 200 سے زائد اسرائیلی مغویوں کی واپسی کو اس جنگ کا اہم مقصد بتاتی ہے۔ حماس، جسے اسرائیل، امریکہ اور دیگر مغربی ممالک دہشت گرد تنظیم قرار دیتے ہیں، نے کہا ہے کہ اس معاہدے سے فلسطینیوں کو شدید اسرائیلی فضائی اور زمینی حملوں کے بعد بحالی کا وقت ملے گا۔ غزہ کی وزارت صحت کے مطابق ان اسرائیلی حملوں میں 14,000 سے زیادہ فلسطینی مارے گئے ہیں۔ جمعے کی صبح عارضی جنگ بندی کے آغاز سے چند گھنٹے پہلے تک غزہ پر اسرائیلی حملے جاری تھے اور علاقے سے مسلسل گولہ باری اور فائرنگ کی آوازیں سنی جا سکتی تھیں تاہم مقامی وقت کے مطابق صبح سات بجے لڑائی میں وقفے کی مقررہ مدت کے شروع ہونے کے بعد آہستہ آہستہ خاموشی چھا گئی۔

اڈانی-ہنڈن برگ معاملہ پر سپریم کورٹ نے فیصلہ محفوظ رکھا

میڈیا رپورٹس پر اہم تذکرہ

نئی دہلی: اڈانی-ہنڈن برگ معاملے پر آج سپریم کورٹ میں اہم سماعت ہوئی، جس کے بعد عدالت عظمیٰ نے فیصلہ محفوظ رکھ لیا۔ ساتھ ہی عدالت نے سبھی فریقین سے تحریری دلیلیں 27 نومبر تک جمع کرنے کے لیے کہا ہے۔ آج ہوئی سماعت کے دوران چیف جسٹس آف انڈیا ڈی وائی چندرچوڑ نے کہا کہ سیبی (سیکورٹیز اینڈ ایکسچینج بورڈ آف انڈیا) کو صرف میڈیا رپورٹس کی بنیاد پر کسی چیز کی جانچ کرنے کی ہدایت نہیں دی جا سکتی۔ 24 نومبر کو اڈانی-ہنڈن برگ معاملے سے متعلق عرضیوں پر سماعت دوران انھوں نے یہ بھی کہا کہ اس معاملے میں سیبی کی جانچ پر اندیشہ کرنے کے لیے کوئی بنیادی یا ثبوت نہیں ہے۔ اپنے بیان میں چیف جسٹس چندرچوڑ نے کہا کہ وہ کسی بھی میڈیا آؤٹ لیٹ کی صداقت کو بدنام نہیں کر رہے ہیں، لیکن میڈیا رپورٹس سیبی کی جانچ کی طرح جانچ کے اہل نہیں ہیں۔ چیف جسٹس آف انڈیا کا یہ بیان سینئر ایڈووکیٹ پرشانت بھوشن کے ان الزامات کے بعد آیا ہے جس میں انھوں نے کہا تھا کہ سیبی نے کچھ میڈیا اداروں کی طرف سے اڈانی کے بارے میں شائع کردہ قابل اعتراض خبروں پر کارروائی نہیں کی تھی۔ بھوشن نے یہ بھی الزام لگایا تھا کہ اگر میڈیا گروپ کو اڈانی گروپ کے خلاف دستاویزات مل سکتے ہیں، تو سیبی بھی اسے آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ آج ہوئی سماعت کے دوران چیف جسٹس چندرچوڑ نے عرضی دہندگان کی طرف سے پیش وکیلوں کو بھی تنبیہ دی کہ وہ ذمہ دار بنیں اور اس طرح کے معاملوں میں عدالت سے تبھی گزارش کریں جب ان کے پاس ثبوت ہوں۔ انھوں نے کہا کہ "وکیل ہونے کے ناطے آپ جو پوچھ رہے ہیں، اس کے تئیں آپ کو ذمہ دار ہونا چاہیے۔ یہ کوئی اسکول کی بحث نہیں ہے۔ آپ سپریم کورٹ سے بغیر کسی ثبوت کے سیبی اور ایل آئی سی کے خلاف جانچ کا حکم دینے کا مطالبہ کر رہے ہیں؟ کیا آپ جانتے ہیں کہ اس کے نتائج کیا ہوں گے؟" سماعت کے دوران پرشانت بھوشن نے یہ بھی الزام لگایا تھا کہ سپریم کورٹ نے اڈانی-ہنڈن برگ معاملے کی جانچ کے لیے جو کمیٹی بنائی ہے، اس کے کچھ اراکین پر مفادات کے ٹکراؤ کا معاملہ بنتا ہے۔ انھوں نے خاص طور سے ایڈووکیٹ سوم شیکھر سندرسن پر الزام لگاتے ہوئے کہا کہ وہ 2006 میں اڈانی کی طرف سے سیبی کے خلاف پیش ہوئے تھے۔ اس پر جواب دیتے ہوئے سی جے آئی نے کہا کہ "تھوڑا غیر جانبدار رہیں۔ وہ ایک وکیل کی شکل میں پیش ہوئے تھے۔ آپ صرف اس لیے مفادات کے ٹکراؤ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں کیونکہ وہ 2006 میں اڈانی کی طرف سے پیش ہوئے تھے؟ ذمہ داری کا جذبہ ہونا چاہیے۔"

کمسن طالبہ کے ساتھ شادی کرنے پر

دو بیٹیوں کا باپ اسکولی ٹیچر گرفتار

ٹاڈیرو (اے پی): پولیس نے ایک 46 سالہ اسکولی ٹیچر کو جو دو بیٹیوں کا باپ بتایا گیا ہے، اپنی ہی کمسن طالبہ جو 15 سالہ لڑکی ہے، کے ساتھ شادی کرنے کے الزام میں گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس عہدیدار نے جمعہ کے روز بتایا کہ جمعرات کے روز اسکولی ٹیچر کے سوماراجو کو گرفتار کرلیا گیا۔ ضلع مغربی گوداوری میں بھیما ورم کے قریب ینڈاگنی ضلع پریشد ہائی اسکول کے ہندی ٹیچر راجو نے کمسن طالبہ کو پیار کا جھانسہ دیا اور اس کے گلے میں پوتر دھاگہ باندھتے ہوئے اس سے شادی کرلی۔ ضلع مغربی گوداوری کے ڈیشاڈی ایس پی این مرلی کرشنا نے بتایا کہ 19 نومبر کو مبینہ طور پر جوڑ توڑ کے ذریعہ لڑکی سے شادی کے بعد سوماراجو نے لڑکی کو زبردستی، چند دنوں تک اپنے ساتھ رکھا اور پھر اس سے شادی کرلی۔ ڈی ایس پی کرشنا نے کہا کہ لڑکی، کسی طرح ٹیچر کے چنگل سے فرار ہوگئی اور ینڈاگنی میں اپنے گھر واپس ہوئی اُس نے اپنے والدین کو واقعہ سے واقف کرایا۔ بعدازاں دہم جماعت کی اس طالبہ اپنے والد کے ساتھ پولیس اسٹیشن پہونچی اور ہندی ٹیچر کے خلاف شکایت درج کرائی۔ پولیس نے سوماراجو جس کی اہلیہ نے سات سال قبل اسے چھوڑ دیا تھا۔

دہلی شراب پالیسی معاملہ

سنجے سنگھ کی عدالتی حراست میں 4 دسمبر تک توسیع

نئی دہلی: 24/نومبر (ایجنسیز) دہلی کی ایک عدالت نے جمعہ کو شراب پالیسی کے مبینہ گھوٹالہ معاملہ میں عام آدمی پارٹی کے راجیہ سبھا رکن پارلیمنٹ سنجے سنگھ کی عدالتی حراست میں 10 دن کی توسیع کر دی۔ سنجے سنگھ کے وکیل محمد ارشاد نے کہا کہ ضمانت کی درخواست عدالت کی رجسٹری میں دائر کی گئی تھی۔ فاضل جج نے تفتیشی افسر کی اس استدعا پر ضمانت منظور نہیں کی کہ ملزم کے خلاف مقررہ مدت میں چارج شیٹ جلد دائر ہونے کا امکان ہے۔ پچھلی بار جج نے سنگھ کو رکن پارلیمنٹ کے طور پر ترقیاتی کاموں سے متعلق کچھ دستاویزات پر دستخط کرنے کی اجازت دی تھی۔ جج نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی تھی کہ وہ انہیں پنجاب کی عدالت میں پیش کریں جب یہ اطلاع دی گئی کہ امرتسر، پنجاب کی ایک عدالت سے ہتک عزت کے مقدمے میں وارنٹ موصول ہوئے ہیں۔ قبل ازیں جج ناگپال نے سنگھ کو کچھ چیکوں پر دستخط کرنے کی اجازت دی تھی۔ متعلقہ جیل حکام کو ہدایت کی گئی ہے کہ وہ سنگھ کا مناسب علاج یقینی بنائیں، جس میں ان کا نجی ڈاکٹر بھی شامل ہو۔ جج نے کہا تھا، "عدالت کو ملزم کے نجی علاج سے انکار کرنے کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ اس لیے متعلقہ جیل سپرنٹنڈنٹ کو مناسب علاج کو یقینی بنانے کی ہدایت کی جاتی ہے۔" 13 اکتوبر کو سنگھ نے جج ناگپال کو بتایا تھا کہ ای ڈی ایک تفریحی محکمہ٭ بن گیا ہے۔ جج نے انہیں ہدایت کی تھی کہ وہ عدالت کے اندر غیر متعلقہ معاملات پر بات نہ کریں اور نہ ہی تقریر کریں۔ مالی تحقیقاتی ایجنسی نے سنگھ کو 4 اکتوبر کو نارتھ ایونیو علاقے میں ان کی رہائش گاہ پر تلاشی لینے کے بعد گرفتار کیا تھا۔ سنگھ کو پریونشن آف منی لانڈرنگ ایکٹ (پی ایم ایل اے) کے تحت گرفتار کیا گیا تھا۔

بی آر ایس کے موجودہ رکن اسمبلی

وی ایم ابراہم کانگریس میں شامل

حیدرآباد: 24/نومبر (ایجنسیز) بھارت راشٹر سمیتی (بی آر ایس) کے ایک موجودہ رکن اسمبلی وی ایم ابراہم جمعہ کو کانگریس میں شامل ہو گئے۔ پارٹی نے آخری وقت میں ان کی امیدواری منسوخ کر دی تھی۔ وی ایم ابراہم جوگولامبا-گڈوال ضلع کے عالم پور اسمبلی حلقہ سے رکن اسمبلی ہیں۔ ریاستی کانگریس کے سربراہ اے ریونت ریڈی نے پارٹی میں ان کا خیرمقدم کیا۔ رکن اسمبلی ابراہم اسمبلی نے انتخابات سے کچھ روز قبل کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔ بی آر ایس نے اگست میں ابراہم کو اسی حلقہ انتخابات سے اپنا امیدوار بنایا تھا۔ انہوں نے انتخابی مہم بھی شروع کر دی تھی لیکن آخری وقت میں بی آر ایس نے امیدواری ان کی جگہ وجیوڈو کو سونپ دی۔ ایم ایل سی چلہ وینکٹرامی ریڈی کی قیادت میں پارٹی قائدین کے مطالبہ پر بی آر ایس نے اپنا امیدوار تبدیل کیا۔ ابراہم 2018 میں بی آر ایس کے ٹکٹ پر عالم پور سے منتخب ہوئے تھے، انہوں نے اپنے قریبی حریف کانگریس کے سمپت کمار کو 44000 سے زیادہ ووٹوں سے شکست دی تھی۔ ابراہم نے 2014 کے انتخابات میں تیلگو دیشم پارٹی (ٹی ڈی پی) کے ٹکٹ پر انتخاب لڑا لیکن سمپت کمار سے ہار گئے۔ ابراہم نے بعد میں ٹی آر ایس (اب بی آر ایس) میں شمولیت اختیار کر لی۔ تلنگانہ کی 119 رکنی اسمبلی کے لیے انتخابات 30 نومبر کو ہونے ہیں۔

کلکتہ ہائی کورٹ نے بغیر لائسنس کے چلنے والے تانگوں کو ضبط کرنے کا حکم دیا

کولکاتا: 24/نومبر (ایجنسیز) کلکتہ ہائی کورٹ کی ایک ڈویژن بنچ نے مغربی بنگال حکومت کو ہدایت دی ہے کہ وہ کولکاتا میں کرایہ پر چلنے والے تمام تانگوں کا معائنہ کرے اور بغیر لائسنس والے تانگوں کو فوری طور پر ضبط کرے۔ یہ حکم 20 نومبر کو پاس کیا گیا تھا لیکن اس کی اپ لوڈ کردہ کاپی جمعہ کو ہی دستیاب ہوئی ہے۔ جسٹس ٹی ایس شیواگنانم اور جسٹس ہیرنموئے بھٹاچاریہ کی ایک ڈویژن بنچ نے یہ مشاہدہ کرتے ہوئے کہ گھوڑے سے چلنے والی بہت سی گاڑیوں کے حالات توقع کے مطابق نہیں ہیں، ریاست کے حیوانات اور ویٹرنری خدمات کے محکمے سے بھی کہا کہ وہ ایسے بیمار گھوڑوں کے لیے صحت کی جانچ کا ایک اور دور شروع کرے۔ ہدایت جاری کرنے سے پہلے عدالت نے موجودہ لائسنسنگ اور جانوروں کی بہبود کے قوانین کو نافذ کرنے میں ریاستی حکومت کی ناکامی پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ "ایسا لگتا ہے کہ حکام نے مذکورہ مسئلے پر آنکھیں بند کر رکھی ہیں"۔ بنچ نے ریاستی حکومت سے جون 2022 میں دیے گئے اپنے وعدے کو نافذ کرنے میں تاخیر کے لیے وضاحت طلب کی کہ لنگڑے، بیمار، کمزور اور حاملہ گھوڑوں کو مناسب طبی علاج فراہم کیا جائے گا۔ پیٹا انڈیا نے پکڑے گئے گھوڑوں کی بحالی کی پیشکش کی ہے تاکہ وہ ضروری ماہر گھوڑوں کی ویٹرنری دیکھ بھال، علاج اور آرام حاصل کر سکیں۔ ڈویژن بنچ کے حکم کا خیرمقدم کرتے ہوئے پیٹا انڈیا کے ڈپٹی ڈائریکٹر ایڈوکیسی ہرشل میھشوری نے کہا کہ یہ ایک بہت ہی خوش آئند قدم ہے۔ ڈویژن بنچ نے تسلیم کیا ہے کہ شہر میں گھوڑوں کی حالت خراب ہے اور انہیں مدد کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا، "متعدد معائنہ کی رپورٹوں سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ کولکاتا میں بیمار، بری طرح سے زخمی اور کمزور گھوڑے سیاحوں کی بھاری گاڑیوں کو کھینچنے پر مجبور ہیں۔" اس کے ساتھ ہی، تقریباً 150 جانوروں کے ڈاکٹروں نے وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی سے کولکاتا میں گھوڑا گاڑیوں پر پابندی لگانے کی اپیل کی ہے۔ جانوروں کے ڈاکٹروں نے بتایا کہ گھوڑے دشوار گزار سڑکوں پر لوگوں کا بھاری بوجھ اٹھانے پر مجبور ہیں۔ اس طرح کے حالات تانگوں اور کھروں میں ناقابل تلافی اور ناقابل واپسی مسائل کا باعث بنتے ہیں جس کے نتیجے میں لنگڑا پن ہوتا ہے۔

پاک مقبوضہ کشمیر پر قبضہ کرنے کی ضرورت نہیں

وہ خود ہی ہندوستان میں مل جائے گا: راجناتھ سنگھ

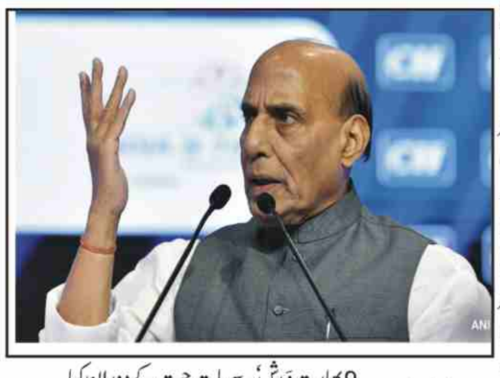

نئی دہلی: 24/نومبر (ایجنسیز) ہندوستان کے وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے پاکستان مقبوضہ کشمیر سے متعلق ایک بڑا دعویٰ کیا ہے۔ انھوں نے ایک میڈیا چینل سے خصوصی بات چیت کے دوران کہا کہ پاکستان مقبوضہ کشمیر (پی او کے) پر حملے کی کوئی ضرورت نہیں ہے، وہ خود سے ہی ہندوستان میں ملنے کی طرف بڑھ رہا ہے۔ ساتھ ہی انھوں نے یہ بھی کہا کہ انھوں نے اس تعلق سے ایک سال پہلے ہی پیشین گوئی کر دی تھی۔ راجناتھ سنگھ نے 'ٹی وی 9 بھارت ورش' سے بات چیت کے دوران کہا کہ "ہم نے سال بھر پہلے سری نگر میں جا کر کہا تھا کہ پاکستان پر حملہ یا پی او کے پر قبضہ کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ پی او کے خود (ہندوستان میں ملنے کا) مطالبہ کرے گا۔ آج دیکھیے وہاں سے کتنا تیز مطالبہ آ رہا ہے۔ 70 سے 75 سال پہلے تو ہمارے ساتھ ہی تھا، پھر خود ہی آ جائے گا۔ آج انضمام کا مطالبہ تیز ہو رہا ہے۔" مرکزی وزیر دفاع راجناتھ سنگھ نے کہا کہ ہندوستان کو پاک مقبوضہ کشمیر سے متعلق کچھ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ جس طرح سے پاکستان حکومت اس کو نظرانداز کر رہی ہے، اس سے خود بخود ایسا ماحول بنتا ہے وہ ہندوستان کے ساتھ ضم ہو جائے۔ لیکن میں واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم کسی خاص علاقہ پر قبضہ کر کے اس کو حاصل کرنے کی منشا نہیں رکھتے۔

تمل ناڈو میں خوفناک حادثہ

کیمیکل ٹینک ٹوٹنے سے افراتفری

چینائی: 24/نومبر (ایجنسیز) تمل ناڈو کے رانی پیٹ ضلع میں ایک خوفناک حادثہ پیش آیا ہے۔ یہاں ایک کیمیکل فیکٹری میں کیمیکل ٹینک ٹوٹ گیا جس کے بعد افراتفری پھیل گئی۔ اچھی بات یہ ہے کہ اس حادثہ میں ابھی تک کسی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی اطلاع موصول نہیں ہوئی ہے۔ خبر ملتے ہی فائر بریگیڈ جائے وقوع پر پہنچ گئی اور فوری طور پر دھوئیں پر قابو بھی پا لیا گیا ہے۔ رانی پیٹ فائر بریگیڈ محکمہ کے افسر نے اس حادثہ کے بارے میں جانکاری دیتے ہوئے بتایا کہ فائر بریگیڈ کے افسران نے دھوئیں پر کامیابی کے ساتھ قابو پا لیا ہے۔ اس واقعہ میں کسی بھی فیکٹری ملازم کے زخمی ہونے کی جانکاری نہیں ملی ہے۔ موصولہ اطلاع کے مطابق حادثہ کے فوراً بعد مقامی لوگوں نے پولیس اور فائر بریگیڈ محکمہ کو جانکاری دی۔ فائر بریگیڈ کی ٹیم نے جائے حادثہ پر پہنچ کر احتیاط کے ساتھ حالات کو قابو میں کر لیا۔

اٹلی نے 'مصنوعی گوشت' پر کیوں لگائی پابندی؟

55 لاکھ روپے کا جرمانہ لگ سکتا ہے

برلن: 24/نومبر (ایجنسیز) اٹلی نے گزشتہ دنوں ایسے گوشت پر پابندی لگا دی ہے جو تجربہ گاہوں یعنی لیباریٹریز میں تیار کیے جاتے ہیں۔ یوروپ میں ایسا پہلی مرتبہ ہوا ہے جب لیباریٹری میں تیار مصنوعی گوشت پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ اگر کوئی اس فیصلے کو نظرانداز کرتا ہے تو اس پر 60 ہزار یورو یعنی تقریباً 55 لاکھ روپے کا جرمانہ لگایا جا سکتا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ جب اٹلی کی پارلیمنٹ میں مصنوعی گوشت پر پابندی لگانے سے متعلق ووٹنگ ہوئی تو 159 اراکین پارلیمنٹ اس کی حمایت میں تھے، جبکہ 53 اراکین پارلیمنٹ میں خلاف میں ووٹ ڈالے۔ ویسے ابھی اس پابندی کا اثر اتنا اثر اٹلی اور یوروپ میں نہیں ہوگا، کیونکہ فی الحال دنیا کے صرف دو ملک امریکہ اور سنگاپور میں ہی لیباریٹری میں تیار گوشت انسانوں کو کھانے کی اجازت ہے۔ بہرحال، اس پابندی سے متعلق اٹلی کا کہنا ہے کہ ملک میں کھانے کی ثقافت کو خطرہ تھا اس لیے یہ قدم اٹھانا پڑا۔ اٹلی میں کسانوں کی لابی بھی بہت مضبوط ہے اور وہ طویل مدت سے مصنوعی گوشت پر پابندی لگانے کا مطالبہ کر رہا تھا۔ جب اٹلی کی پارلیمنٹ میں مصنوعی گوشت پر پابندی کو منظوری مل گئی تو بڑی تعداد میں کسانوں نے اپنی خوشی کا اظہار کیا۔ دراصل اٹلی روایتی زراعت اور کسانوں کی حفاظت کرنا چاہتا ہے، اس لیے مصنوعی گوشت سے پرہیز کرنے کا فیصلہ کیا گیا۔ غور کرنے والی بات یہ ہے کہ مصنوعی گوشت پر اٹلی میں پابندی سے ایسی تنظیموں کو شدید جھٹکا لگا ہے جو مویشی کی فلاح سے متعلق آواز اٹھاتے رہے ہیں۔ ان کی دلیل ہے کہ لیباریٹری میں تیار کردہ گوشت ماحولیات کے لیے بہتر ہوتے ہیں، کیونکہ اس سے کاربن امیشن کو بھی بہت حد تک کم کرنے میں مدد ملتی ہے۔ اقوام متحدہ کی ایک ایجنسی کی رپورٹ میں بھی اس بات کا تذکرہ ہے کہ مصنوعی گوشت کو فروغ دے کر فوڈ سیکٹر کی وجہ سے ہونے والے تقریباً 92 فیصد کاربن اخراج کو کم کیا جا سکتا ہے۔

راج کمار کوہلی کا دورۂ قلب سے انتقال،

بیٹے ارمان کوہلی نے دروازہ توڑ کر نکالا باہر

ممبئی: 24/نومبر (ایجنسیز) اداکارہ ارمان کوہلی کے والد راج کمار کوہلی کا آج صبح دل کا دورہ پڑنے سے انتقال ہو گیا۔ راج کمار کوہلی 93 سال کے تھے۔ رپورٹس کے مطابق آج ہی ان کی آخری رسومات ادا کی جائیں گی۔ راج کمار کوہلی مشہور فلمساز تھے۔ انھوں نے 'پتی، پتنی اور طوائف' اور 'جانی دشمن' جیسی فلمیں بنائی تھیں۔ بتایا جا رہا ہے کہ جمعہ کی صبح راج کمار کوہلی غسل

کے لیے غسل خانہ میں گئے تھے۔ جب کافی دیر تک وہ غسل خانہ سے باہر نہیں آئے تو بیٹے ارمان کوہلی نے باتھ روم کا دروازہ توڑا اور اندر داخل ہوئے۔ اندر انھوں نے جو نظارہ دیکھا اس سے ہوش اڑ گئے۔ راج کمار کوہلی زمین پر گرے ہوئے تھے۔ انھیں فوراً اسپتال لے جایا گیا لیکن بچایا نہیں جا سکا۔ واضح رہے کہ فلموں کو پروڈیوس کرنے کے علاوہ راج کمار کوہلی نے کئی فلموں کی ہدایت کاری بھی کی۔ انھوں نے 1966 میں آئی فلم 'دُلا بھٹی' اور 1970 کی دہائی میں آئی دارا سنگھ کی فلم 'لٹیرا' کی ہدایت کاری کی۔ اس کے علاوہ انھوں نے کئی بڑے اداکاروں کے ساتھ بھی فلمیں بنائیں، جن میں دھرمیندر، جتیندر اور شتروگھن سنہا جیسے نام شامل ہیں۔ راج کمار کوہلی نے اپنے بیٹے ارمان کوہلی کے ساتھ بھی کچھ فلمیں بنائیں۔ ان میں 1993 میں آئی فلم 'اولاد' اور 1997 میں آئی فلم 'قہر' اہمیت کی حامل ہیں۔ 2002 میں آئی ارمان کوہلی اور منیشا کوئرالہ کی فلم 'جانی دشمن - ایک انوکھی کہانی' کی ہدایت کاری بھی راج کمار کوہلی نے ہی کی تھی۔ اس فلم میں اکشے کمار، سنیل شیٹی اور سنی دیول بھی اہم کردار میں نظر آئے تھے۔

سعودی عرب: گھریلو ملازمین سے متعلق نئے ضابطے

ریاض: سعودی عرب میں گھریلو ملازمین کی عمر کے تعین کے حوالے سے اہم فیصلہ کر لیا گیا ہے، جبکہ اس حوالے سے ضوابطہ بھی جاری کر دیئے گئے ہیں۔ غیر ملکی ذرائع ابلاغ کے مطابق گھریلو ملازمین کے شعبے کی پیروی اور بہتری کے لیے وزارت برائے انسانی وسائل اور سماجی ترقی کے اقدامات کے ایک حصے کے طور پر "مساند" پلیٹ فارم نے گھریلو کارکن کا ویزا حاصل کرنے کے لیے ایک مرد/عورت کی عمر 24 سال مقرر کر دی ہے۔ "مساند" پلیٹ فارم کی جانب سے تصدیق کی گئی ہے کہ یہاں سے منظور شدہ بھرتی کے ضوابط کے مطابق درخواست جمع کرانے سے پہلے گھریلو ملازم کا ویزا حاصل کرنے کی اہلیت کی تصدیق کی جا سکتی ہے۔ ویزا دینے کے کنٹرول میں گھریلو سروس ورکرز اور اس طرح کے افراد کو بھرتی کرنے کے لیے یہ بات شامل ہے کہ سعودی شہری، خلیجی شہری، شہری کی بیوی، شہری کی ماں، اور اس کے حاملین کو گھریلو ملازمین کے لیے ویزا جاری کرنے کی اجازت ہے، درخواست گزار کی عمر سنگل مردوں کے لیے کم از کم 24 سال ہونی چاہیے۔ اس حوالے سے نشاندہی کی گئی کہ اگر پہلا ویزا جاری ہوتا ہے تو تنخواہ بتانا کافی ہے اور ویزا جاری کرنے کے لیے بینک دستاویز کا بیلنس 40 ہزار ریال ہونا چاہیے جب کہ دوسرا ویزہ جاری کرنے کی صورت میں کم از کم تنخواہ 7 ہزار ریال ہے، اور بینک دستاویز کا بیلنس 60 ہزار ریال ہے۔ دوسری جانب سعودی عرب کے قانونی مشیر عاصم حسین نے اپنے جاری کردہ بیان میں کہا ہے کہ مکان یا دکان خالی کرانے کے لیے کرایہ دار کے خلاف ایگزیکٹیو کورٹ کے سامنے کیس پانچ صورتوں میں دائر کیا جا سکتا ہے۔ سعودی عرب کے قانونی مشیر کا کہنا تھا کہ کرایہ دار اگر کرایہ نامے کی دفعات پوری نہ کر رہا ہو۔ کرایے کی ادائیگی میں تاخیر کا مرتکب ہو رہا ہو تو ایسی صورت میں مالک مکان عدالت سے رجوع کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ 'اگر کرایہ دار کی جانب سے رہائش کو غیر قانونی سرگرمیوں میں استعمال کیا جا رہا ہے، تو اس صورت میں مالک مکان خالی کرنے کے لیے کہہ سکتا ہے اور عدالت سے بھی رابطہ کر سکتا ہے۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیورات کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

وقت کا تقاضہ اور ہماری ذمہ داری

ازقلم:۔معراج احمد قمر فتح پور، بارہ بنکی (یو پی)

ہم لوگ بینا ہو کر بھی نابینا ہیں عالمی سطح پر اسلام اور حامیان اسلام کے خلاف کیا کیا سازشیں ہو رہی ہیں غیر تعلیم یافتہ عام مسلمان بھی فکرمند ہے کہ اللہ کیا ہونے والا ہے۔ قرآن پر بہتان تراشی۔ رسالت مآب ﷺ کی حیات مقدسہ کی کردارکشی۔ امہات المومنین و صحابہ رضی اللہ عنہم کرام پر تہمتیں۔ اولیاء اللہ کی شان میں کذب بیانی۔ علماء وصالحین پر لعن طعن۔ ماب لنچنگ۔ فسادات۔ دہشت گردی کے فرضی الزامات۔ شریعت مطہرہ میں بیجا مداخلت۔ بابری مسجد کے بعد درگاہ اجمیر کو مسمار کرنے کی دھمکی۔ عیدگاہ متھرا۔ گیان واپی مسجد بنارس کے علاوہ دیگر سیکڑوں مساجد کو بت کدہ بنانے کی مہمات۔ دیوی شریف درگاہ کو رانی دیولہ کی سمادھی اور تاج محل کو تاجو مہالیہ میں تبدیل کرنے کے مذموم عزائم۔ وطن عزیز سے ہر کلمہ گو کو نابود کر دینے کی کوششیں روز روشن کی طرح عیاں ہیں اور ہم ہیں کہ ہوش کے ناخن لینے کو تیار نہیں۔ فیسبک۔ ٹویٹر۔ واٹس ایپ۔ یوٹیوب و دیگر سوشل میڈیا ایپس پر مباحثوں اور مناظروں میں مدہوش صرف ایک دوسرے کی دستار اچھالنے میں لگے ہیں۔ تاریخ کا طالبعلم ہونے کی بناء پر میں پوری ذمیداری سے کہہ سکتا ہوں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنھم اجمعین نے باوجود اختلافات کے کبھی آپس میں مناظرے نہیں کئے۔ مسائل کو گفت شنید سے حل کر لیا بصورت دیگر اپنے اپنے نظریات پر عمل پیرا رہے لیکن کسی دوسرے پر جبریہ تھوپنے کی قطعی کوشش نہ کی، یہی عمل ائمہ اربعہ کی سیرت میں دیکھنے کو ملا حضرت جنید بغدادی۔ خواجہ عثمان ہارونی۔ بایزید بسطامی۔ رابعہ بصری۔ شیخ عبدالقادر جیلانی۔ خواجہ معین الدین چشتی۔ جہانگیر اشرف سمنانی۔ مخدوم جہانیاں۔ نظام الدین اولیاء۔ شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی۔ شاہ نصیر الدین چراغ دہلوی۔ خواجہ گیسو دراز۔ شاہ غلام رسول۔ بابا فرید الدین گنج شکر۔ بابا صالح کشمیری۔ رحمتہ اللہ تعالی علیھم اجمعین نے ہزارہا مناظرے تبلیغ اسلام۔ وحدانیت۔ ختم نبوت۔ معبودان باطل۔ کفر و شرک کی رد میں کئے لیکن صرف صلیبیوں۔ یہودیوں۔ دہریوں۔ اہل ہنود اور دیگر مذاہب باطلین کے علماء صلحاء و رہباء سے کئے کبھی ,لا الہ الا اللہ۔ محمد الرسول ,(صلی اللہ علیہ وسلم) کے پڑھنے والوں سے نہیں لیکن آج ہم ذرا ذرا سے نظریاتی اختلاف کی بنیاد پر بے دریغ ایک دوسرے کو کافر و زندیق ملعون گستاخ قرار دیکر خدائی کا دعوی کرتے ہوئے اسے جہنمی قرار دیکر اپنے جبہ و دستار کی کلف گیری کی دوکان چلاتے ہیں۔ کبھی بھی انانیت تحزب تعصب کو بالائے طاق رکھ کر ٹھنڈے دل و دماغ سے اس جانب توجہ نہ دی کہ آخر ملت اسلامیہ کی پستی کفار و مشرکین کے مقابلے مغلوبیت کی وجوہات کیا ہیں۔ 1857 کے بعد سے شاید ہی کوئی ایسا برس گذرا ہو جس میں کہیں نہ کہیں کربلا کا منظر تازہ نہ ہوا ہو۔ فلسطین۔ شام۔ ایران۔ عراق۔ افغانستان۔ چیچینیا۔ آزربائجان۔ لبنان۔ لیبیا۔ بنگلہ دیش۔ برما۔ سری لنکا۔ نیپال۔ چین۔ جاپان۔ فرانس۔ و دیگر ممالک اور ہندوستان میں تو ہر ضلع میں ہر برس کہیں نہ کہیں کربلا کی تاریخ کو دہرائی جاتی ہے۔ بھاگلپور۔ مرشدآباد۔ جبلپور۔ بارہ بنکی۔ میرٹھ۔ ملیانہ۔ ہاشم پورہ۔ مرادآباد۔ رام پور۔ علیگڈھ۔ بہرائچ۔ بھونڈی۔ اورنگ آباد۔ میسور۔ بلگام۔ حیدرآباد۔ کانپور۔ جئے پور۔ بجنور۔ دہلی۔ ممبئی۔ گجرات۔ مدراس۔ امراوتی۔ نیلی آسام۔ کرنیل گنج۔ مئو۔ فیروزآباد۔ جمشید پور۔ رانچی۔ دمکا۔ پورنیہ۔ جیسے سکڑوں نہیں ہزاروں مقامات پر نسل کشا فسادات ہوئے کسی ایک فساد میں بھی کسی فرقہ پرست قاتل نے کسی مقتول لاالہ اللہ محمد الرسول اللہ پڑھنے والے سے یہ نہ پوچھا کہ تم بریلی شریف کا فتوی مانتے ہو یا دیوبند کا۔ تم غیر مقلد ہو یا مقلد۔ تم شیعہ ہو یا سنی۔ تم حنفی ہو یا شافعی۔ تم مالکی ہو یا حنبلی۔ تم قادری ہو یا چشتی۔ تم نقشبندی ہو یا سہروردی کیونکہ اسے یہ معلوم تھا یہ محمدی ﷺ ہے اور بے دریغ قتل کرتا چلا گیا۔ قاتل کے نظریات شمر اور ابن زیاد جیسے ملعونوں کے سے ہیں، انکے نزدیک ہر لاالہ الا اللہ۔ محمد الرسول ﷺ پڑھنے والا حق پرست ہے اللہ جل جلالہ کے حکم اور محمد الرسول ﷺ کی سیرت کو تھامنے والا ہر شخص واجب القتل ہے اسے نہیں پتہ کہ کون جنت کا اصل حقدار ہے کون نہیں اسے صرف یہ معلوم ہے کہ قرآن میں ,وعتصموا بحبل اللّٰہ جمیعا و لا تفرقوا, کا حکم موجود ہے اسے پتہ ہے کہ فرمان رسول ﷺ ہے کل مسلم اخوۃ اسے صرف یہ معلوم ہے کہ انہیں فرقوں میں تقسیم ہونے کی ممانعت کی گئی ہے اس لئے یہ ایک فرقہ ہے اسے پتہ ہے کہ مسلمانوں کو محمد عربی ﷺ نے بھائی بھائی قرار دیا ہے اسلئے یہ سب بھائی بھائی ہیں۔ اسے پتہ ہے کہ فرقہ فرق اور فراق کی تمثیل ہے جسکے معنی جدا ہونا الگ الگ ہونا اس نے دیکھا شیعہ۔ سنی۔ دیوبندی۔ بریلوی۔ نجدی۔ مقلد۔ غیر مقلد۔ حنفی۔ شافعی۔ مالکی۔ حنبلی۔ قادری۔ چشتی۔ نقشبندی۔ سہروردی سب ایک ہی اللہ کی وحدانیت کے قائل ہیں۔ سبھی محمد ﷺ کو ہی خاتم النبیین مانتے ہیں سبھی کا قرآن ایک ہے نماز، ہر سبھی ایک دن میں پانچ بار ہی پڑھتے ہیں سبھی خانہ کعبہ کو ہی قبلہ بناتے ہیں روزے سبھی رمضان میں ہی رکھتے ہیں اور رویت کے اعتبار سے ہی رکھتے ہیں۔ زکوۃ سبھی چالیسواں حصہ ہی ادا کرتے ہیں سبھی صاحب استطاعت حج ایک ہی جگہ ایک ہی طرح ادا کرنے جاتے ہیں اس لئے یہ ایک فرقہ ہیں یہی وہ خیر امت ہیں جنکا ذکر قرآن حکیم میں کیا گیا ہے۔ ہاں شیعہ سنی بریلوی دیوبندی مقلد غیر مقلد حنفی شافعی مالکی حنبلی قادری چشتی نقشبندی سہروردی سالکین میں فرائض واجبات سنن ونوافل اور فقہی قسم کے کچھ فروعی مسائل کی ادائیگی کو لے کر سلوک جداگانہ ہیں اس لیے یہ سبھی مسلک کہے جائیں گے فرقہ نہیں کتب احادیث میں 73 فرقوں کا ذکر ہے جن میں سے ایک جنتی اور بقیہ 72 فرقے دوزخ کا ایندھن ہونگے مگر مسلکوں کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ آپ خود دیکھیں کہ غیر اللہ کو ماننے والے باطل مذاہب اور اسلام کے پیروکاروں کے درمیان اللہ کے ایک ماننے اور اقرار رسالت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ساتھ اسلام کے دیگر چار ستون جو وحدانیت کے ساتھ ہیں فرض ہیں میں کیا کیا بنیادی فرق ہیں۔ ملاحظہ کریں کہ یہود و نصاری۔ پارسی۔ بدھسٹ۔ سینٹلز۔ شنتو۔ بہائی۔ سکھ۔ قادیانی۔ کبیر پنتھی جیسے دیگر مذاہب اسلام سے کیوں کر جُدا ہیں ان کے اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں کیا نظریات ہیں۔ یہود نے کہا ہماری اور متبعین اسلام کی عبادت میں فرق ہمارے اور انکے قبلہ میں فرق ہمارے اور ان کے عقائد میں فرق ہمارے اور ان کے اقرار رسالت (صلی اللہ علیہ وسلم) میں فرق ہمارے اور انکے درمیان روزہ و نماز میں فرق اسلئے ہم یہودی الگ فرقہ ہیں۔ نصاری نے کہا اسلام کے ماننے والوں اور ہمارے خدا کے تصور اور اقرار نبوت طریق عبادت وکتاب میں فرق اسلئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ پارسیوں کہا ہمارے معبود اور مسلمانوں کے معبود میں فرق ہماری اور انکی عبادت میں فرق ہم محمد ﷺ کو نبی اور رسول ہی نہیں مانتے اس لئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ سنٹیلز نے کہا ہمارا وہ رب ہے ہی نہیں جو مسلمانوں کا ہے ہمارے یہاں رسول نبی پیغمبر کا کوئی تصور ہی نہیں نہ ہمارے یہاں نماز نہ روزہ نہ زکوۃ نہ حج۔ لہذا ہم میں اور مسلمانوں میں بہت بڑا فرق ہے اس لئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ جینیوں نے کہا ہمارے ۱۰۰۸ معبود ہمارے پیر مادر زاد برہنہ مسلمانوں کا ایک خدا انکے پیر ملبوس لہذا مسلمانوں اور ہم میں زمین و آسمان کا فرق ہے اس لئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ بدھسٹوں نے حیرت کا اظہار کرتے ہوئے کہا کیا خدا بھی ہوتا ہے ہم تو سرے سے خدا کے وجود کے ہی منکر ہیں تب تو ان خدا والوں اور ہم میں فرق ہے ہم اندریوں کو سادھ کر شکتی پالیتے ہیں جبکہ مسلمان اپنے خدا سے سب کچھ مانگتے ہیں اس طرح ہم دونوں میں بڑا واضح فرق ہے اس لئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ پھر ہندو نے غور کیا کہ ہمارے یہاں ہر ضرورت کیلئے جدا جدا سیکڑوں معبود مسلمانوں کے یہاں صرف ایک حاجت روا ہم اپنے معبودوں کی جب جی چاہے عبادت کریں مسلمانوں کے یہاں پانچوں بنیادی عقائد میں وقت کی پابندیاں اور شرائط لازمی بڑا فرق ہے لہذا ہم الگ فرقہ ہیں۔ جاپان میں رائج شنتو مذہب والوں نے جب اسلامی تعلیمات اور اپنی مذہبی روایات کا تقابل کیا تو ایک مغرب ایک مشرق وہ نباتات و جمادات کے پجاری اور مسلمان ان دیکھے اللہ کے عابد یوں انہوں نے بھی اس فرق کے مشاہدے کے بعد کہا ہمارے اور مسلمانوں طریق عمل میں فرق ہے اسلئے ہم الگ فرقہ ہیں۔ بہائی مذہب والوں نے اسلام اور مسلمانوں کے عقائد عبادات افکار و نظریات سے جب اپنے دین کا موازنہ کیا تو انھیں بھی واضح فرق دکھا اسلئے نہوں نے بھی اعلان کر دیا کہ ہم الگ فرقہ ہیں۔ اسی ضمن میں لنگایت مذہب کے پیروکاروں نے اپنی اخذ کردہ تعلیمات اور قرآن کے احکام سیرت رسول ﷺ مسلمانوں کے عقائد و طریقہ عبادت کو جب آمنے سامنے رکھا انہیں شمال جنوب کا فرق ملا اور برملا انہوں نے بھی اپنے الگ فرقہ ہونے کا اعلانیہ اظہار کر دیا کہ ہم الگ فرقہ ہیں۔ اسی طرح کبیر پنتھیوں۔ جنئے گرو دیو وادیوں۔ قادیانیوں۔ دہریوں۔ ویشنویوں۔ سناتنیوں۔ سکھوں۔ کے علاوہ دنیا بھر میں مختلف قبائل کے مختلف مذاہب ہیں جنکی تعداد ہر حال میں بہتر سے بھی بہت زیادہ ہے جن کا تذکرہ مضمون کی طوالت کی بنا پر نہیں کیا جاسکا ہے مجموعی طور پر یوں قیاس کر لیں کہ۔ گیتک مذہبیوں سناتنیوں۔ وغیرہ وغیرہ (یاد رکھیں کرشن۔ شنکر۔ رام۔ منو۔ سب کی تعلیمات و شریعت جدا جدا ہے سب کی اپنی اپنی کتابیں گیتا۔ وید۔ رامائن۔ منواسمرتی وغیرہ کی تعلیمات و عبادات جداگانہ ہیں یہ سب ہندوستان میں اسلام کی آمد کے بعد ,الکفر ملت واحدہ، کے مصداق متحد ہوئے ہیں ورنہ سبھی کے معبود و بھگوان الگ الگ ہیں) تفصیلات کے لیے یوٹیوب پر رام پنیا کے لیکچر ملاحظہ فرمائیں۔ سبھی کے خدا یا معبود اور مذہبی آئیڈیلس کی آئیڈیالوجی اور اسلام کی آئیڈیالوجی میں آب زم زم اور شراب جیسا بہت بڑا فرق ہے۔ ایک پاک وطاہر ایک منبع غلاظت، اب آیئے ہم سبھی مکاتب فکر سے تعلق رکھنے والے مسلمان اس پر بھی غور کریں کہ چونکہ محمد عربی ﷺ اول و آخر پیغمبر نبی اور رسول ہیں دنیا کا ہر صاحب ایمان اس پر متفق ہے اور تا آدم و عیسی علیھم السلام تمام انبیاء و رسل خاتم النبیین ﷺ ختم المرسلین محمد الرسول اللہ ﷺ کے امتی ہیں ساتھ ہی اعلان نبوت کے وقت اس روئے زمین پر موجود اور انکے بعد تا قیامت اس دنیا میں پیدا ہونے والے تمام انسان بھی آپ ﷺ کے امتی ہی ہیں اس میں دو گروہ اور تین طبقے ہیں۔ دو گروہ کون ہیں۔

۱= وہ جو قرآن و سنت پر عمل کرنے والے ہیں یعنی خیر امت

۲= وہ جو قرآن و سنت کے منکر ہیں یعنی شر امت

کیونکہ ان دونوں میں بنیادی فرق عقیدے اور الہ العالمین کے حکم کی تعمیل اور انکار کا بالکل ویسے ہی ہے جیسے بوقت بعث آدم تمام فرشتوں اور شیطان ملعون کے درمیان تھا۔ اسطرح تین طبقے کون ہیں۔ نمبر (۱) اھدنا الصراط المستقیم نمبر (۲) انعمت علیھم نمبر (۳) غیر المغضوب علیھم والاالضآلین۔ اب ہم اول طبقے میں انکا شمار کریں گے جو توحید۔ نماز۔ روزہ۔ زکوۃ اور حج کو فرض مانتے ہیں اور ان ارکان دین کی پابندی بھی کرتے ہیں کیونکہ یہ پانچوں فرائض اسلام کی بنیاد اور ستون ہیں لہذا یہ گروہ خیر امت کے زمرے میں ہے یعنی وہ جنہوں نے آقا نامدار شافع محشر محمد الرسول اللہ ﷺ کے اعلان پر لبیک کہا وہ جنہوں نے انکے بعد صحابہ کرامؓ کی اواز پر لبیک کہا وہ جنہوں نے تابعین تبع تابعین اولیاء اللہ علماء صوفیا کی صداؤں پر لبیک کہا اور دین حق کو قبول کر اس پر عمل پیرا ہوئے وہ جنہوں نے سیرت مصطفوی ﷺ اور صحابہ کرام کی حیات مقدسہ کو اپنا اوڑھنا بچھونا بنا لیا وہ خیر امت ہیں۔

دوسرا طبقہ وہ ہوا جو انعامات خداوندی سے نوازا گیا۔

مابعد تیسرے طبقے میں انکا شمار کریں گے جن کے بنیادی عقائد اللہ کا انکار کفر و شرک کے ساتھ ہی محمد عربی ﷺ کی رسالت کا انکار اللہ کی کتاب قرآن کا انکار اور احکم الحاکمین کے حکم کا انکار ہے۔ مسلمانوں کی اسلام کے تئیں تعبیداری اور انکے انکار کے واضح فرق نے انہیں والاالضالین کے زمرے میں پہنچا دیا اس اعتبار سے ایک فریق یا فرقہ خیر امت اور دوسرا فریق یا فرقہ منکر امت ہوا لیکن انکے قلوب کی بے چینی نے انہیں تلاش حق کو مجبور کیا تو وہ کتاب اللہ اور سیرت محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہنمائی کے بجائے اپنے نظریات وتخیل کے تحت اللہ۔ ایشور کی تلاش میں در بدر بھٹکتے پھرے کسی نے آگ کو کسی نے سورج کو کسی نے چرند کو کسی نے پرند کو کسی نے پیڑ کو کسی نے مٹی کو کسی نے پتھر کو کسی نے سانپ کو کسی نے کسی کو معبود مان لیا اور جس طرح اسکی سمجھ میں آیا اسکی عبادت کرنی شروع کر دی رفتہ رفتہ یہ کچھ لوگ انکے پیروکار بنتے گئے جب کوئی کسی سے روٹھا اس نے نیا خدا تراش لیا فرقے در فرقے بنتے گئے چونکہ سب کے معبود میں فرق سب کے طریقہ عبادت میں فرق نے ہندو۔ عیسائی۔ سکھ۔ بدھ۔ جین۔ قادیانی۔ بہائی۔ شنتو۔ سینٹیلز۔ یہودی۔ پارسی۔ سناتنی۔ کبیر پنتھی۔ جیسے فرقے بنتے گئے جنکو انکے متبعین نے مذہب یا دھرم کا نام دیا جبکہ قرآن ہمیں بتاتا ہے کہ دین یعنی مذہب یا دھرم صرف ایک ہے جسکی تعلیمات پر کم و بیش ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء نے خود عمل کیا ہے اور اپنی اپنی امتوں کو بھی اسی پر عمل کرنے کی تلقین کے ساتھ دین حق کی دعوت دی ہے تو جب روئے زمین پر دوسرا مذہب اللہ نے نازل ہی نہیں فرمایا تو دوسرے مذاہب چہ معنی دارد اس سے معلوم ہوا کہ مذہب صرف اور صرف اسلام ہے باقی سب فرقے ہیں۔ فرقے شرامت کی اساس ہیں خیر امت کا دین ایک ہے شریعت مطہرہ میں سلوک کی گنجائش تو ہے لیکن فرقے کی نہیں لہذا ایک دوسرے کو فرقہ کہنے سننے ماننے کی روش کو ترک کریں کسی کو کافر زندیق ملعون بدعتی گمراہ نہ کہیں کیونکہ لفظ بھی کڑوے میٹھے ہوا کرتے ہیں ان کا بھی ذائقہ ہوتا ہے جو انسان کے ذہن پر اچھا اور برا اثر ڈالتے ہیں نتیجتاً اختلافات تعصب بغض حسد کینہ نفرت اور اخوت محبت اتحاد ہم آہنگی جنم لیتی ہے اب ذمیداری ہماری ہے کہ ہم کسے اپناتے ہیں۔ آیئے ہم عہد کریں کہ سلوک کی بنیاد پر اپنے کسی بھائی کے لئے کوئی نازیبا کلمہ ادا نہیں کریں گے ملی سماجی کسی بھی معاملے میں اگر قوم کی فلاح و دفاع میں کو صدا کسی جانب سے بھی آتی ہے تو ہمیں یہ نہیں دیکھنا ہے کہ آواز قادری نے دی ہے یا قاسمی نے ہمیں صرف یہ دیکھنا ہے کہ صدا جو آئی ہے اسکا مکبر لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ کے عہد کا پابند ہے۔ فخر کیساتھ کہیں الحمد للہ ہم مسلمان ہیں کیونکہ ایک ہی سب کا نبی دین بھی ایمان بھی ایک کیا بڑی بات تھی ہوتے جو مسلمان بھی ایک اعلان رسول اکرم ہے فرمان رسول اکرم ہے سب مل کے چلیں سب مل کے رہیں سب بھائی بھائی بن جائیں۔ اے دنیا بھر کے انسانوں ارمان رسول اکرم ہیں۔

ایک دن، دو دن، تیسرے دن سے شروع

از:۔مدثر احمد۔ شیموگہ۔ کرناٹک۔ 9986437327

مسلمانوں کے درمیان کئی سارے مسائل ہیں، ان مسائل کے تعلق سے غور و فکر کرنے اور انہیں حل کرنے کیلئے وقتاً فوقتاً مسلمانوں کا دانشور طبقہ کوششیں کرتا ہے اور ان مسائل کو مشترکہ طور پر حل کرنے کیلئے تنظیموں، اداروں اور کمیٹیوں کا قیام کرتے رہتے ہیں۔ اندازہ لگایا جائے تو ہر چھوٹے سے چھوٹے شہر میں مسلمانوں کی تنظیمیں اور ادارے موجود ہیں اور یہ ادارے و تنظیمیں مسلمانوں کی قیادت کے دعویدار ہیں۔ وہیں دوسری جانب بھارت میں ایک ایسی تنظیم بھی ہے جو قریب 90 سالوں سے اس ملک میں راج کر رہی ہے اور اس تنظیم کا نام آر ایس ایس ہے۔ یہ تنظیم 1924 میں قائم ہوئی تھی اور اگلے سال اس تنظیم کے 100 سال پورے ہونے والے ہیں۔ آر ایس ایس نے گذشتہ 99 سالوں کے درمیان اپنے ہندوتوا ایجنڈوں کو نافذ کرنے کیلئے پوری ایمانداری، حکمت اور یکسوئی کے ساتھ کام کیا ہے۔ دفتروں سے لیکر پولیس تھانوں، گرام پنچایت سے لیکر پارلیمنٹ، ڈاکٹر سے لیکر کولی، ٹیچر سے لیکر طالب العلموں تک نے آر ایس ایس نے اپنے ایجنڈوں کو مکمل کرنے والے لوگ پیدا ہوئے ہیں۔ آر ایس ایس صرف ایک تنظیم نہیں ہے بلکہ ایک فکر ہے اور یہ فکر ہندوتوا آئیڈیالوجی اور کمزور پرطاقتور کو حائل کرنے کا ادارہ ہے۔ پچھلے 99 سالوں کے درمیان آر ایس ایس نے کبھی بھی اپنی آئیڈیالوجی میں کمپرامائز نہیں کیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس تنظیم نے ملک کی آزادی کے بعد سے اب تک کئی الیکشن دیکھے لیکن آر ایس ایس کے بنیادی لیڈروں نے کبھی بھی براہ راست الیکشن نہیں لڑا، نہ ہی کسی عہدے کی توقع کی ہے۔ انہوں نے ہندوتوا آئیڈیالوجی کو نافذ کرنے کیلئے جو قدم اٹھایا تھا، اُسی آئیڈیالوجی پر قائم ہیں، البتہ انہوں نے اپنی تنظیم کی تائید کے ذریعے سے گرام پنچایت کے صدر سے لیکر ملک کے وزیر اعظم تک کا انتخاب کیا ہے۔ اب بات کرتے ہیں مسلم تنظیموں کی جو شروعات میں تعلیم، سماجی انصاف، یتیم خانوں کا قیام، مدرسوں کا قیام، تعلیمی اداروں کا قیام، غریبوں کی مدد، اتحادِ ملت، اتحادِ بین المذاہب، معذوروں کی خدمت وغیرہ کے مقاصد لیکر قیام کرتے ہیں۔ پورے شہر کے عمائدین، ذمہ داروں اور مالداروں کو بُلا کر ایک میٹنگ کرتے ہیں، اس کے بعد عہدیداروں کا انتخاب ہوتا ہے، صدر و سکریٹری چنے جاتے ہیں، ٹرسٹ یا کمیٹی کا رجسٹریشن بھی ہوتا ہے، پھر کچھ دن اس ٹرسٹ یا کمیٹی کے ذریعے ایک اسٹیج پروگرام کئے جاتے ہیں، جو تعلیمی ادارہ قائم کرنے کی بات کرتا ہے وہ بچوں میں پین پینسل تقسیم کر کے سوشل میڈیا میں پبلیسٹی پاتا ہے، جو سماجی انصاف کی بات کرتا ہے وہ گلی کی سڑکوں اور نالوں کی مرمت کا مطالبہ کرتا ہے، اس کیلئے میمورنڈم دیا جاتا ہے۔ اسی طرح سے جس مقصد کیلئے کمیٹی تنظیم یا ٹرسٹ بنایا جاتا ہے وہ کچھ دن جوش میں رہتے ہیں۔ مسلمانوں کی کمیٹیوں کا فارمولہ یہ ہے کہ ایک دن خدمت کرینگے، دوسرے دن شہرت لینگے اور تیسرے دن سیاست میں اُتر جائینگے۔ ایک دو تین دن کے اس فارمولے کے بعد الیکشن میں اپنی قسمت آزمانے کیلئے اترینگے، یا پھر الیکشن کے امیدواروں کو لیکر پھڑ پھڑاتے ہوئے دکھائی دینگے۔ سوال یہ ہے کہ اگر سیاست میں آنا ہے تو سیدھے طریقے سے کیوں نہیں آتے، گھما پھرا کر قوم، خدمت، جذبات اور قیادت کا لباس اوڑھ کر اپنے مفادات کی تکمیل کیلئے کیوں تنظیموں کا استعمال کیا جاتا ہے۔ یہ صورتحال کسی خاص شہر یا علاقے کی نہیں بلکہ پورے ملک کی یہی حالت ہے، ملک کی بڑی بڑی تنظیموں کے سربراہان، ایم پی، راجیہ سبھا ممبرس، کمیشن اور اکاڈمیوں کے چیرمین بننے کی دوڑ میں لگے ہوئے ہیں، تو چھوٹے شہروں میں لوگ تنظیمیں بنا کر کارپوریٹر، کاؤنسلر یا پھر ایم ایل سی اور چیرمین بننے کی خواہش رکھے بیٹھے ہیں۔ سیاست میں جانا غلط بات نہیں ہے، لیکن سیاست میں اپنا مقام بنانے کیلئے جو پس پردہ ایجنڈے ہوتے ہیں وہ غلط ہیں۔ تنظیمیں ہوں تو آر ایس ایس کی طرح اگر سیاست کرنی ہو تو بی جے پی کی طرح کرنی ہوگی۔ کیونکہ آر ایس ایس کبھی الیکشن میں حصہ لینے کی بات نہیں کرتی اور بی جے پی کبھی آر ایس ایس کا ساتھ ہونے کا دعویٰ نہیں کرتی۔ خدمت کیلئے تنظیموں کو مختص کیا جائے، ان تنظیموں کے ذریعے سے قوم و ملت کی فلاح و بہبودی کیلئے کام کیا جائے۔ یہی حالت آج جماعتوں، مسجدوں کی کمیٹی کا بھی ہو چکا ہے، جن مساجد کو شریعت نافذ کرنے کیلئے استعمال کرنا ہے، وہاں پر شرارتوں کا سلسلہ جاری ہے اور جن جماعتوں کے علماء سے اچھی نسل کی تربیت کی توقع کی وہ ٹکٹوں کے بٹوارے، الیکشن کیلئے سفارشات، عہدوں کیلئے لین دین کا سلسلہ چلایا جا رہا ہے۔ اگر واقعی میں قومِ مسلم کی حالت بدلنی ہے تو مستقل مزاجی اور مستحکم عمل پیرا ہونا پڑیگا۔

وقت انسان کی سب سے قیمتی دولت ہے، آج کا مسلمان وقت برباد کر رہا ہے

ابونصر فاروق : رابطہ:8298104514

(۱) ہر زندگی کو موت کا سامنا کرنا ہے: ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہے۔ (عنکبوت: ۳۹) وہی ہے جس نے تم کو مٹی سے پیدا کیا پھر تمہارے لئے زندگی کی ایک مدت مقرر کر دی اور ایک دوسری مدت اور بھی ہے جو اس کے ہاں طے شدہ ہے مگر تم لوگ ہو کہ شک میں پڑے ہوئے ہو۔ (انعام: ۲) کیا انہوں نے دیکھا نہیں کہ ان سے پہلے کتنی ایسی قوموں کو ہم ہلاک کر چکے ہیں۔ (انعام: ۶) دنیا کا انسان جس زندگی کی فکر میں دن رات ایک کئے ہوئے ہے، ہر طرح کا دکھ اور تکلیف جھیل رہا ہے، اپنی خواہشوں اور ارمانوں کا خون کر کے آنے والے شاندار مستقبل کی امید میں اپنے آج کو قربان اور برباد کر رہا ہے، اپنے اور بیگانوں سے بھی ناطہ توڑے ہوئے ہے کیا اُس کو معلوم ہے کہ جس کل کی فکر میں وہ یہ سب کچھ کر رہا ہے وہ یقینی طور پر اُس کو مل جائے گا۔ موت ایک ایسی حقیقت ہے جس کا اقرار، یقین اور اعتراف ساری دنیا کرتی ہے۔ ہر مذہب، عقیدے اور نظریے والے جانتے اور مانتے ہیں کہ انسان کو کسی نہ کسی دن اور کسی نہ کسی وقت مر جانا ہے۔ اس کی موت بچپن میں ہوگی یا جوانی میں، ادھیڑ عمر میں ہوگی یا ایک سو سال پورے کر کے ہوگی، بیماری کے ذریعہ ہوگی یا کسی حادثے کا شکار ہو کر ہوگی۔ کیسے ہوگی یہ نہیں معلوم ہے لیکن ہوگی اس کا پورا اور پکا یقین ہے۔ کیا مرنے کے بعد انسان کا ہمیشہ ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا؟ نہیں اسلام کے علاوہ دنیا کے تین بڑے مذاہب یعنی بت پرست، عیسائی اور یہودی سب مانتے ہیں کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا ہے جہاں جنت اور جہنم یعنی سورگ یا نرک ہے۔ ہر انسان مرنے کے بعد اپنے اچھے یا برے عمل کی بنیاد پر جنت یا جہنم میں جائے گا۔ لیکن شیطان نے دنیا کے تمام انسانوں کو گمراہ کر کے اس عقیدے اور یقین و ایمان کے خلاف زندگی گزارنے کا عادی بنا دیا ہے۔ موت کے بعد کی زندگی پر ایمان رکھنے کے بعد بھی اُس زندگی کی کوئی تیاری انسان نہیں کر رہا ہے۔ اس کا سبب یہ ہے کہ دو نمبر کے مذہبی گرو، درویش، پیر اور عالم و فاضل لوگوں نے اپنے ماننے والوں کو اس بات کا یقین دلا ہے کہ دنیا والے چاہے جہنم میں چلے جائیں لیکن تم ضرور جنت میں جاؤ گے۔ بت پرست، عیسائی اور یہودی سب کا یہی عقیدہ ہے۔ مسلمانوں کا یہ عقیدہ نہیں تھا مگر اس دور کے مسلمانوں کا بھی یہی عقیدہ ہو گیا ہے۔ فرق اتنا ہے کہ دوسرے مذہب والوں کے بیچ میں فرق و اختلاف ہونے کے بعد بھی اتحاد و اتفاق ہے مگر مسلمانوں کے بیچ شدید افتراق و اختلاف ہے۔ بریلوی مسلمان کا عقیدہ یہ ہے کہ اُن کے علاوہ کوئی مسلمان جنت میں نہیں جائے گا۔ دیوبندی فرقہ کے لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ اہل حدیث اور سلفی اور مدنی بھی اسی کا دعویٰ کرتے ہیں۔ یعنی غیر مسلم جنتی ہونے پر اتفاق رکھتے ہیں لیکن مسلمان دوسرے فرقے کے مسلمان کو جنتی نہیں مانتے ہیں۔ مسلمانوں کی موجودہ حالت کا اندازہ کیجئے کہ اسلام اتحاد و اتفاق پیدا کرنے آیا تھا، غیر مسلم متفق و متحد ہیں اور اسلام والے اختلاف و افتراق کا شکار ہیں۔

(۲) مرنے کے بعد کیا ہوگا؟: جیسا کہ اوپر بتایا گیا تمام لوگوں کا عقیدہ یہ ہے کہ وہ مر کر جنت میں جائیں گے۔ جنت میں جانے کی شرط قرآن اور احادیث رسول ﷺ میں حسین اور نیک عمل کو بتایا گیا ہے، لیکن غیر مسلم دنیا حسین اور نیک عمل کو جنتی ہونے کا معیار نہیں مانتی ہے بلکہ اپنے مذہب اور عقیدے کو معیار مانتی ہے۔ مسلمان بھی اس وقت غیر مسلموں کی طرح اپنے فرقے کو جنتی مانتے [illegible] اہمیت [illegible] س کو بھی پڑھئے: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی عدالت سے آدمی ہٹ نہیں سکتا جب تک اُس سے پانچ باتوں کے بارے میں حساب نہ لے لیا جائے۔ اُس سے پوچھا جائے گا (۱) عمر کن کاموں میں گزاری؟ (۲) جوانی کس مشغلہ میں گھلائی؟ (۳) مال کس طرح کمایا؟ (۴) مال کن کن کاموں میں خرچ کیا؟ (۵) دین کا جو علم حاصل کیا اُس پر کہاں تک عمل کیا۔ (ترمذی) جو مسلمان بھی دنیا اور دولت کمانے کی ہوس اور جنون میں رات دن ایک کئے ہوئے ہے اور آخرت پر یقین نہیں رکھنے کی وجہ سے اُس کی کوئی تیاری کر ہی نہیں رہا ہے کیا وہ اللہ کے سامنے پہلے سوال کا صحیح جواب دے پائے گا؟ یعنی اللہ پوچھے گا کہ میں نے تجھے اپنی بندگی، اطاعت اور فرماں برداری کے لئے پیدا کیا تھا، تو نے اپنی زندگی کس مقصد کو پورا کرنے کے لئے گزاری، میری عبادت اور فرماں برداری کے لئے یا غیر مسلم کی طرح دنیا اور دولت کمانے کے لئے؟ اسی طرح دوسرا سوال جوانی کے متعلق ہوگا۔ انسان اپنی مستقبل کی زندگی خوش گوار اور کامیاب بنانے کے سارے جتن اور جدو جہد جوانی میں ہی کرتا ہے تا کہ بوڑھا ہو جائے اور دولت کمانے کے لائق نہیں رہے تو اپنی جمع کی ہوئی دولت کے سہارے آرام کی زندگی گزارے۔ آج جوانی میں آخرت کی کامیابی کے کام کرنے کو حماقت اور نادانی سمجھا جاتا ہے۔ غیر مسلموں کی طرح مسلمانوں کا عقیدہ یہ ہو گیا ہے کہ ابھی تو جوانی کے مزے لو اور عیش کرو جب بڑھاپا آئے گا تو پھر اللہ کیا جائے گا۔ آج کا انسان دولت مند بننے کے جنون اور دیوانگی میں حلال اور حرام کی کوئی پروا نہیں کر رہا ہے۔ جبکہ شریعت میں حرام کمانے سے سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور بتایا گیا ہے کہ حرام دولت استعمال کرنے والے کی کوئی عبادت اور دعا قبول نہیں ہوتی ہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کو اس کی کوئی پروا کہاں ہے۔ سوچئے حرام کمائی کے لئے جو زندگی اور جوانی گزر رہی ہے کیا اُس کا صحیح جواب دے کر قیامت میں اللہ کے سامنے اُس کے عذاب سے چھٹکارا مل سکے گا؟ اس کے بعد حلال آمدنی کمانے والوں سے پوچھا جائے گا کہ دولت کہاں خرچ کی؟ قرآن میں اور احادیث رسول میں پوری وضاحت کے ساتھ بتایا گیا ہے کہ تمہاری کمائی ہوئی دولت میں تمہارا حق صرف اتنا ہے جتنے کی تم کو ضرورت ہو۔ باقی دولت محتاج، مجبور، نادار اور معذور کا حق ہے۔ آج کا مسلمان نہ اس بات کو جانتا ہے نہ اور بتانے پر ماننا بھی نہیں ہے۔ وہ اپنے آپ کو امانت دار ہونے کی جگہ اپنی دولت کا مالک مانتا ہے اور اس کو خود غرضی [illegible] میں بانٹنا [illegible] سامنے کیا عذر اور جواب دے کر خود کو بچا پائیے گا؟

(۳) زندگی کا حالات سے کیا رشتہ ہے: یہ تو زمانہ کے نشیب و فراز ہیں جنہیں ہم لوگوں کے درمیان گردش دیتے رہتے ہیں۔ تم پر یہ وقت اس لئے لایا گیا ہے کہ اللہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم میں سچے مومن کون ہیں، اور اُن لوگوں کو چھانٹ لینا چاہتا تھا جو واقعی (راستی کے) گواہ ہوں، کیونکہ ظالم لوگ اللہ کو پسند نہیں ہیں (آل عمران: ۱۴۰) دنیا کا ہر انسان اور ہر مسلمان اپنے حالات کو اچھا بنانے کی دھن میں لگا ہوا ہے اور اس کا رشتہ اُس نے دولت سے جوڑ رکھا ہے یعنی دولت خوب جمع ہو جائے گی تو سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کہہ رہا ہے کہ نہیں تمہاری دولت تمہارے حالات کو نہیں سنوارے گی اس کا تعلق تو ہمارے فیصلے سے ہے۔ ہم طے کرتے ہیں کہ کون دنیا میں چین اور آرام سے جئے گا اور کون دولت اور اسباب کا بے انتہا جمع کرنے کے بعد بھی بے چین اور پریشان رہے گا۔ گویا اپنے حالات اور اپنی زندگی کی ہر خوشی اور خوش حالی کے لئے دولت کی جگہ اللہ پر ایمان رکھتے ہوئے اُس کی بندگی اور عبادت کرنی چاہئے تا کہ اللہ خوش ہو کر بندے کو اپنی رحمت، برکت، فضل اور نوازش سے نوازتا رہے۔ لیکن آج کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ ہے ہی نہیں۔ وہ تو اللہ کی جگہ دولت پر ایمان رکھتے ہیں۔ اللہ کی نافرمانی کرنے کی وجہ سے اللہ نے غیر مسلموں کی طرح مسلمانوں کی عقل کو بھی خبط اور گمراہ کر دیا ہے جس کی وجہ سے آج مسلم اور غیر مسلم کی سوچ، سمجھ اور زندگی کے طور طریقے میں کوئی فرق دکھائی دے ہی نہیں رہا ہے۔ مسلم ہو کر غیر مسلم کی طرح زندگی گزارنا کتنی بڑی بد نصیبی ہے؟ ایسے لوگوں کا آخرت میں کیا حال ہوگا اس کا ذکر قرآن کی ان آیات میں پڑھئے۔ "آخر کار جب وہ کان بہرے کر دینے والی آواز بلند ہوگی، اُس روز آدمی اپنے بھائی اور اپنے باپ اور اپنی بیوی اور اپنی اولاد سے بھاگے گا۔ اُن میں سے ہر شخص پر اُس دن ایسا وقت آ پڑے گا کہ اُسے اپنے سوا کسی کا ہوش نہ ہوگا۔" (عبس: ۳۴ تا ۳۷) "جس روز یہ لوگ اُسے (قیامت کو) دیکھ لیں گے تو اُنہیں یوں محسوس ہوگا کہ (یہ دنیا میں یا حالت موت میں) بس ایک دن یا پچھلے پہر یا اگلے پہر تک ٹھہرے ہیں۔" (النازعات: ۴۶) یعنی آخرت کے مقابلے میں ان کو دنیا میں کتنا کم وقت ملا تھا، اُس کو بھی انہوں نے برباد کر دیا۔

کس سوچ میں ڈوبا ہے غافل کس فکر میں الجھا بیٹھا ہے
سب ٹھاٹ پڑا رہ جائے گا جب لاد چلے گا بنجارہ

ملیے ان ’مسلم اندھ بھکتوں‘ سے

سہیل انجم

یہ بات تو کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ بی جے پی اقتدار میں رہنے کے لیے کسی بھی حد تک جا سکتی ہے۔ اگر سیاسی فائدہ نظر آئے تو وہ دوستوں کو دشمن اور دشمنوں کو دوست بنا سکتی ہے۔ مسلمانوں کے تعلق سے بی جے پی کی پالیسی بھی کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پھر بھی وہ یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسلمانوں کو بھی اپنا مانتی ہے اور اپنے قریب لانے کی کوشش کرتی رہی ہے۔ اس کے لیے اس نے مسلم راشٹریہ منچ نامی تنظیم بنائی اور دیگر تنظیموں میں بھی مسلمانوں کی شمولیت کی کوشش کی جا رہی ہے۔ وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہے۔ جو لوگ مسلم راشٹریہ منچ میں ہیں یا اس کے سربراہ اندریش کمار کے قریب ہیں ان کا کہنا ہے کہ مسلم راشٹریہ منچ کے پروگراموں میں ٹوپی داڑھی والوں کی اکثریت نظر آتی ہے۔ البتہ وہ خود کو پردے میں رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ان کی خواہش پر ایسے پروگراموں کی ویڈیو ریکارڈنگ نہیں کی جاتی۔ بی جے پی کو یہ بات معلوم ہے کہ مسلمان من حیث القوم نہ تو اس کے قریب جا سکتے ہیں اور نہ ہی اس کو متفقہ طور پر ووٹ دے سکتے ہیں۔ اس لیے وہ مسلمانوں کے ایک ایک طبقے کو نشانہ بنا رہی ہے۔ کبھی شیعہ سنی تفریق پیدا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے تو کبھی صوفی کانفرنس کر کے صوفیوں کو اپنا ہمنوا بنانے کے جتن کیے جاتے ہیں۔ اس نے مسلم خواتین کے ووٹ حاصل کرنے کے لیے طلاق ثلاثہ کو غیر قانونی کروا دیا۔ یعنی اگر کوئی مسلمان اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیتا ہے تو ایک تو وہ طلاق نہیں ہوگی اور دوسرے طلاق دینے والا سلاخوں کے پیچھے پہنچا دیا جائے گا۔ بی جے پی یہ دعویٰ کرتی ہے کہ وہ مسلم خواتین کی ہمدرد ہے اور اسی لیے اس نے یہ قانون منظور کرایا ہے۔ اس کا یہ بھی کہنا ہے کہ مسلم خواتین کا ایک طبقہ اس کی جانب مائل ہوا ہے۔ اسی طرح وزیر اعظم نریندر مودی نے پسماندہ مسلمانوں کے معاملے کو اچھالا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ بی جے پی پسماندہ مسلمانوں کو مسائل کے دلدل سے نکالنا چاہتی ہے۔ اس سلسلے میں لکھنؤ میں ایک کانفرنس بھی منعقد ہو چکی ہے۔ حالانکہ باخبر لوگوں کا کہنا ہے کہ اس بارے میں معاملہ زبانی جمع خرچ سے آگے نہیں بڑھ رہا ہے۔ جبکہ بی جے پی کا دعویٰ ہے کہ وہ پسماندہ مسلمانوں کو اپنے قریب لانے کے لیے مزید پروگرام بنانے والی ہے۔ اس طرح بی جے پی مسلمانوں کو ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کی اجتماعیت کو توڑنے کی کوشش کر رہی ہے اور وہ اس میں کسی حد تک کامیاب بھی ہے۔ ہر دور میں مسلمانوں میں ایک طبقہ ایسا رہا ہے جو اقتدار کے قریب رہ کر فائدہ اٹھاتا رہا ہے۔ اس کے نزدیک نہ تو اصولوں کی کوئی اہمیت رہی ہے نہ ہی ملی غیرت کی۔ اس وقت بھی ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے۔ بی جے پی نے مسلمانوں پر اب ایک اور پانسہ پھینکا ہے۔ یعنی اس نے مسلمانوں کے اندر ’مودی متر‘ بنائے ہیں اور اس سلسلے میں مزید پیش رفت ہو رہی ہے۔ گویا ہم کہہ سکتے ہیں کہ اندھ بھکت صرف غیر مسلموں میں ہی نہیں ہیں بلکہ مسلمانوں میں بھی ہیں۔ حالانکہ اس بارے میں ہندوستانی میڈیا میں کوئی خبر شائع نہیں ہوئی ہے لیکن عالمی میڈیا ادارے ’رائٹرز‘ نے ضرور ایک رپورٹ شائع کی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ مسلم اندھ بھکت جنھیں مودی متر بنایا گیا ہے ہندوستانی میڈیا سے بات کرنے میں شرما رہے ہوں یا جھجک رہے ہوں۔ ممکن ہے کہ انھوں نے یہ سوچ کر کہ بین الاقوامی ادارے سے بات کریں گے تو مسلمانوں میں کوئی نہیں جان پائے گا، رائٹرز کو انٹرویو دیے ہوں۔ انھوں نے اس سے گفتگو میں اعتراف کیا کہ ہاں انھیں مودی متر بنایا گیا ہے اور ان کا کام 2024 کے عام انتخابات میں مسلمانوں کے زیادہ سے زیادہ ووٹ بی جے پی کو دلوانا ہے۔ واضح رہے کہ ایک طرف یہ نام نہاد مسلمان ہیں جنھیں مودی متر بنایا گیا ہے، حالانکہ انھیں مودی متر نہیں بلکہ اندھ بھکت کہنا چاہیے اور دوسری طرف مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ اول الذکر طبقے کے لوگوں کا کہنا ہے کہ مودی حکومت مسلمانوں کی فلاح و بہبود کے لیے بھی کام کر رہی ہے۔ جبکہ سچائی یہ ہے کہ 2014 کے بعد سے مسلمانوں کو کہیں زیادہ مسائل کا سامنا ہے۔ ان کے مذہب پر حملے ہوتے ہیں۔ انھیں بھیڑ کے ہاتھوں ہلاک ہونا پڑتا ہے۔ ان کے مدرسوں کو دہشت گردی کے اڈے کہہ کر ان کے خلاف کارروائی کی جاتی ہے۔ ان کی اسلامی شناخت کو مٹانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ اور افسوناک بات یہ ہے کہ یہ سب کچھ حکومت کے بہت سے کارندے بھی کر رہے ہیں اور شدت پسند ہندو بھی۔ نفیس انصاری کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ ملک میں شدت پسندی بڑھی ہے۔ ان کے مطابق شدت پسند ہر جگہ موجود ہیں۔ بی جے پی کو شدت پسند کارکنوں پر قابو پانا ہوگا جنھوں نے پارٹی کے تشخص کو نقصان پہنچایا ہے اور وہ اب بھی پارٹی میں موجود ہیں۔ اس کے باوجود وہ مودی متر بن کر مودی حکومت کا گن گان کر رہے ہیں۔ ممکن ہے کہ انھیں ذاتی طور پر فائدہ پہنچ رہا ہو لیکن انھیں پوری ملت کے بارے میں سوچنا چاہیے۔ ماہرین کا کہنا ہے کہ بی جے پی آئندہ انتخابات میں ہر حال میں کامیاب ہونا چاہتی ہے اس لیے اسے مسلمانوں کا ووٹ بھی چاہیے اور اس کے لیے ہی وہ اس قسم کی حکمت عملی اختیار کر رہی ہے۔ بہر حال مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ ایسے مودی متروں سے ہوشیار رہیں اور ان کے جال میں نہ پھنسیں۔ کیونکہ اگر 2024 میں بھی بی جے پی کامیاب ہوگئی تو بہت سے مبصرین کا کہنا ہے کہ اس صورت میں ہندوستان ایک سیکولر ملک نہیں رہے گا۔ آئین کو ختم کر دیا جائے گا اور اس کے بعد پھر کوئی الیکشن نہیں ہوگا۔ لہٰذا ان مودی متروں یا ’اندھ بھکتوں‘ سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔

روزنامہ 3
ورق تازہ
ریاستی۔قومی
दैनिक वरक-ए-ताज़ा
25 NOV 2023

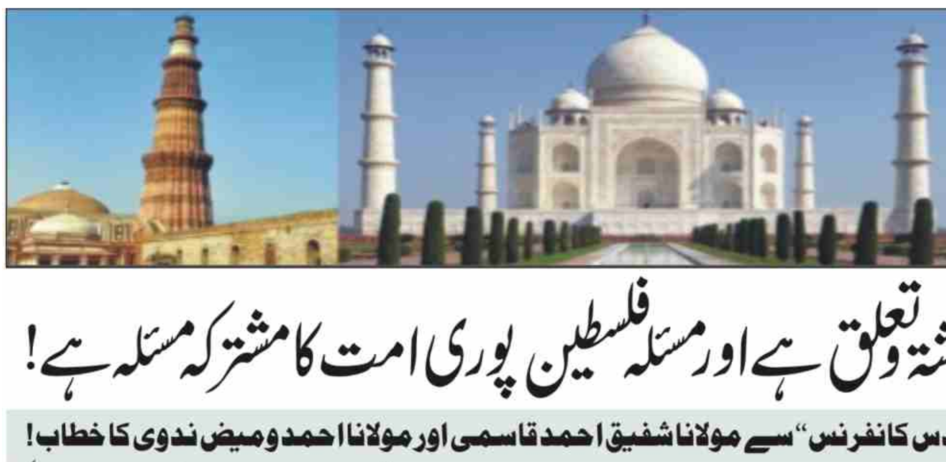

قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے

اردو یونیورسٹی میں دکن میں قوالی کی روایت پر سمپوزیم کا انعقاد

حیدرآباد، 24 نومبر (پریس نوٹ) صوفیائے کرام کے نزدیک سماع کے محفل میں شرکت کے لیے طلب، عشق، معرفت، فنا، توحید، حیرت اور فکر و فنا جیسی خصوصیات کا ہونا لازمی ہے۔ اگر یہ صفات و خصوصیات کسی شخص کے اندر ہوں گی تب ہی وہ محفل سماع میں شریک ہوسکتا ہے۔ قوالی و سماع کے لیے لازم ہے کہ دل، روح، سر اور وصل موجود ہوں تب ہی آپ سماع سن سکیں گے۔ رضا، جمال، جلال، محبت اور قرب کو صوفیا نے سماع کا فلسفہ قرار دیا۔ ان اوصاف کے اگر آپ حامل نہیں ہیں تو آپ محفل سماع میں شرکت کے اہل نہیں ہوسکتے۔ ان خیالات کا اظہار پروفیسر سید عزیز الدین حسین، سابق ڈائرکٹر رضا لائبریری رامپور نے مرکز مطالعات اردو ثقافت مولانا آزاد نیشنل اردو یونیورسٹی میں منعقدہ ایک روزہ سمپوزیم بعنوان ©© ''دکن میں قوالی کی روایت اور معنویت'' میں خطاب کرتے ہوئے کیا۔ انہوں نے اپنی تقریر میں یہ بھی کہا کہ خواجہ معین الدین چشتی کی درگاہ میں برسوں یہ روایت رہی کی سماع کی محفل میں جو شخص جس جگہ بیٹھ جائے سماع کی آخر تک نہ اٹھے اور نہ ہی وہ اپنی نشست کا طریقہ بدلے۔ انہوں نے شیخ سعدی، مولانا روم اور خسرو کے اقوال بھی پیش کیے جن میں قوالی کی معنویت کا ذکر موجود ہے۔ دکن کے ایک بزرگ سید جلال کا حوالہ دیتے ہوئے انہوں نے کہا کہ ایک محفل سماع میں امیر خسرو کے ایک شعر کی تکرار کی گئی تو ان پر ایسی وجد کی کیفیت طاری ہوئی کہ وہ خسرو کا شعر سنتے سنتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ مہمان مقرر پروفیسر نسیم الدین فریس، سابق ڈین اسکول آف لینگویجز مانو نے اس موقع پر ہندوستان میں قوالی کی روایت پر مفصل روشنی ڈالی اور کہا کہ قوالی سے قبل صوفیا کے یہاں سماع کی روایت تھی قوالی بہت بعد میں وجود میں آئی۔ قوالی ہندوستان کی ایجاد ہے اور امیر خسرو کو اس کا موجد قرار دیا جاتا ہے۔ سلسلہ قادریہ، شطاریہ اور خصوصاً چشتیہ سلسلے میں قوالی کو جائز قرار دیا گیا۔ دکن میں صوفی برہان الدین سماع کے بہت شوقین تھے سماع سنتے ہی وہ وجد میں آجاتے تھے۔ خواجہ بندہ نواز گیسو دراز بھی قوالی سنا کرتے تھے اور آپ سماع میں عود جلایا کرتے تھے۔ بندہ نواز کا دکن میں سماع کو فروغ دینے میں اہم رول رہا ہے۔ مہمان خصوصی ویونیسکو کے سابق ڈائرکٹر، اصغر حسین نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ میں نے پنڈت روی شنکر سے امریکہ میں ملاقات کی تھی ان سے گفتگو کے دوران قوالی کا ذکر آیا تو انہوں نے کہا کہ امیر خسرو نے سہ تار کھی اور ہم نے ستار بنا لیے۔ اس موقع پر سمپوزیم کی صدارت کرتے ہوئے پروفیسر شگفتہ شاہین، او ایس ڈی 1 نے کہا کہ جب مہمان مقررین مخاطب تھے تو ایسا لگ رہا تھا کہ سامعین پر روحانی کیفیت طاری ہوگئی ہے۔ اسے میں سمپوزیم کی کامیابی کی علامت تصور کرتی ہوں۔ قوالی لوگوں کو ایک تار میں جوڑنے کا کام کرتی ہے۔ پروگرام کا آغاز جناب طیب قاسمی ریسرچ اسکالر سی یو سی ایس مانو کی تلاوت قرآن سے ہوا۔ پروفیسر شاہد نوخیز اعظمی، ڈائرکٹر مرکز مطالعات ثقافت مانو نے مہمانوں کا تعارف پیش کیا اور پروگرام کی نظامت کا فریضہ انجام دیا۔ ڈاکٹر احمد خان، اسوی ایٹ پروفیسر سی یو سی ایس مانو نے مہمانوں اور سامعین کا شکریہ ادا کیا۔

ارض فلسطین سے مسلمانوں کا اٹوٹ رشتہ و تعلق ہے اور مسئلہ فلسطین پوری امت کا مشترکہ مسئلہ ہے!

مرکز تحفظ اسلام ہند کے عظیم الشان ''تحفظ القدس کانفرنس'' سے مولانا شفیق احمد قاسمی اور مولانا احمد ومیض ندوی کا خطاب!

بنگلور، 24رنومبر (پریس ریلیز): مرکز تحفظ اسلام ہند کے زیر اہتمام منعقد عظیم الشان آن لائن ''تحفظ القدس کانفرنس'' سے خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم دیوبند کے رکن شوریٰ حضرت مولانا مفتی محمد شفیق احمد قاسمی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ ارض فلسطین سے مسلمانوں کا اٹوٹ رشتہ و تعلق ہے اور یہ تعلق ابتداء اسلام سے ہی قائم ہے جو کبھی اور کسی حال میں بھی ختم نہیں ہوگا۔ سرزمین بیت المقدس سے مسلمانوں کا رشتہ نہایت گہرا اور ایمان افروز تاریخ کے ساتھ وابستہ ہے۔ فلسطین کی مقدس سرزمین اہل ایمان کے لئے شروع سے عقیدتوں اور محبتوں کی مرکز رہی ہے، ہر دور میں مسلمانوں نے اسے اپنی جان سے زیادہ اہمیت دی اور اس کے تحفظ کے لئے اپنی زندگیوں کو نچھاور کیا کیوں کہ یہ انبیاء علیہم السلام کا مسکن و مدفن ہے، یہیں مسلمانوں کا قبلہ اول ''مسجد اقصیٰ'' بھی واقع ہے، جس کی طرف رخ کر کے تقریباً سولہ سترہ مہینہ نبی کریم ﷺ نے نماز ادا کی۔ سفر معراج کے موقع پر امام الانبیاء سیدنا محمد رسول اللہ ﷺ نے اسی مسجد میں تمام انبیاء کرام کی امامت فرمائی، یہیں سے معراج کے سفر کا آغاز ہوا، اسکے ارد گرد اللہ تعالیٰ نے برکتوں اور رحمتوں کو رکھا ہے، یہی قرب قیامت خلافت اسلامیہ کا مرکز و محور ہوگی۔ مولانا نے فرمایا کہ بیت المقدس بہت محترم و متبرک خطہ ہے، اور بابرکت مقام ہے، اس سرزمین کا ہر چپہ قابل احترام ہے، اسی سرزمین پر حشر برپا ہوگا، آخر زمانے میں حضرت مہدی اور حضرت عیسیٰ کا خاص تعلق رہے گا اور بھی بہت سارے فضائل وخصوصیات بیت المقدس اور سرزمین فلسطین کے ہیں۔ اتنا گہرا رشتہ مسلمانوں کا بیت المقدس سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ مولانا نے فرمایا کہ پوری دنیا جانتی ہے کہ ناجائز طور پر قائم ہونے والی اسرائیلی حکومت اور اس کے حکمرانوں نے فلسطینیوں کے ساتھ جو سلوک کیا ہے وہ تاریخ کا ایک بدترین باب ہے، آج بھی فلسطینیوں کو خود ان کی ہی سرزمین میں قید و بند کر کے رکھ دیا ہے، معصوم بچوں، بے قصور جوانوں، مرد و خواتین یہاں تک کہ کمزور بوڑھوں کے ساتھ بھی اسرائیلی اپنے روز قیام سے ظلم ڈھاتے آرہے ہیں، ان کے گھروں کو اجاڑنا، ان کے شہروں کو برباد کرنا، ان کی عمارتوں کو ڈھانا، اور ہر طرف خاک و خون کا دل سوز منظر برپا کرنا اسرائیلیوں کا مشغلہ رہا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ یہ یہودی قوم کی فطرت ہے کیونکہ یہود جو ''مغضوب علیہم'' قوم ہے، پچھلے ستر سالوں سے اہل فلسطین پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہی ہے، یوں تو اس قوم کے ہاتھ انبیاء کرام علیہم السلام جیسی مقدس جماعت کے خون سے رنگے ہوئے ہیں، اپنی ہی قوم کے علماء وصلحاء کا خون بہانا ان کا صدیوں سے آبائی پیشہ رہا ہے اور آج یہ فلسطین پر قابض ہوکر، وہاں صدیوں سے آباد مسلمانوں کا قتل عام کر کے انہیں نقل مکانی پر مجبور کر رہے ہیں۔ یہودیوں کے مختلف جرائم قرآن کریم میں مذکور ہیں، جن میں ''قتل انبیاء'' کا تذکرہ بار بار دہرایا گیا ہے۔ انہی جرائم کی بنا پر یہ قوم ذلت و پستی کی پاتال میں اتاری گئی۔ مولانا نے فرمایا کہ جس قوم نے انبیاء علیہم السلام کو نہیں چھوڑا وہ کیسے ان کے ماننے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کر سکتی ہے؟ مولانا نے فرمایا کہ یہودیوں نے اسلام اور مسلمان دشمن مختلف النظریات و المذاہب قوموں اور افراد کے تعاون سے، اپنی طبعی چال بازی، مکاری، عیاری اور سازشوں کے ذریعے طرح فلسطین پر زبردستی قبضہ کیا اور ظلم و جبر و ناانصافی کے تاریخ عالم کے تمام ریکارڈوں کو توڑے، پہلے تو اپنی جگہ بنالی اور پھر سن 1948ء میں باقاعدہ اسرائیل کے نام سے اپنی غاصبانہ ریاست قائم کرلی اور بالآخر پورے فلسطین پر قبضہ کرنی شروع کردی اور اصل مکینوں یعنی فلسطینیوں کو اپنے گھروں سے بے دخل کر رہے ہیں۔ مولانا نے تاریخ فلسطین پر تفصیلی روشنی ڈالتے ہوئے دو ٹوک فرمایا کہ سرزمین فلسطین حضرت ابراہیم علیہ السلام کی میراث ہے، جس پر صرف اور صرف مسلمانوں کا حق ہے، جس میں کسی دوسرے مذہب کے پیروکاروں خاص کر یہودیوں کا کوئی حق نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ اسرائیل کے غاصبانہ قیام سے لیکر آج تک فلسطینی اپنے حقوق کی لڑائی لڑ رہے ہیں، اس میں غلط ہی کیا ہے، ہر ایک کو اپنا ملک لینے اور اس پر ناجائز قبضے کو ہٹانے کا پورا حق ہے، یہی وہاں کی تنظیم حماس اور دوسری تنظیمیں کر رہی ہیں، آج فلسطین کو دہشت گرد کہنے والوں کی اکثریت اس حقیقت سے نابلد ہے جو بیان کی گئی ہے، یا پھر وہ اسلام دشمنی میں اتنے آگے نکل چکے ہیں کہ ان مسلمانوں کا دفاعی حملہ انہیں دہشت گردی لگتا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ اہل فلسطین اپنے ملک اور حرم قدسی مسجد اقصیٰ کی حفاظت کی لڑائی لڑ رہے ہیں، جو اسکے فتح ہونے تک جاری رہے گی۔ انہوں نے فرمایا کہ اس جدوجہد میں پوری امت مسلمہ اہل فلسطین کے ساتھ کھڑی ہے اور جو انکے خلاف کھڑے ہیں وہ اپنے ایمان کی فکر کریں۔ تحفظ القدس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے دارالعلوم حیدرآباد کے استاذ حدیث حضرت مولانا سید احمد ومیض ندوی نقشبندی صاحب مدظلہ نے فرمایا کہ اس وقت ارض مقدس پر ظلم و جبر کی آندھیاں چل رہی ہیں، فلسطینی مسلمانوں پر اسرائیل جس قسم کی وحشیانہ بم باری کر رہا ہے، وہ تاریخ انسانی کی بدترین جارحیت ہے۔ اسرائیل کے تابڑ توڑ حملوں میں ہزاروں فلسطینی مسلمان جام شہادت نوش کر چکے ہیں، جس میں بچوں کی ایک بڑی تعداد ہے، اور دیگر لاکھوں فلسطینیوں کے بے گھر ہونے کی اطلاعات ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ غزہ پٹی پر اس وقت ہر طرف معصوم، بے گناہ اور نہتے فلسطینیوں کا خون، جسموں کے ٹکڑے، تباہی و بربادی اور بارود کی بو ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ امریکی، برطانوی اور بعض دیگر مغربی ممالک کی حمایت اور پشت پناہی سے اسرائیل کھلے عام نہتے اور بے یار و مددگار فلسطینیوں کا قتل عام کر رہا ہے۔ لیکن افسوس کہ اسلامی ممالک کہلائے جانے والے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ جبکہ امریکہ اور دیگر کئی مغربی ممالک قاتل اسرائیل کے سہولت کار ہیں۔ وہ نہ صرف اسرائیل کو تھپکی دے رہے ہیں بلکہ ہر قسم کی مدد بھی فراہم کر رہے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ اس وقت دنیا کے بڑے امن پسند کہلائے جانے والے دہشت گرد اسرائیل کی حمایت میں متحد ہیں اور پوری دنیا بدامنی سے دوچار ہو رہی ہے، لیکن وہ یاد رکھیں کہ فلسطین کا مسئلہ حل کیے بغیر دنیا میں امن قائم نہیں ہوسکتا۔ نیز فلسطین پر اسرائیل کے غاصبانہ قبضہ کے خاتمہ تک فلسطین کا مسئلہ حل نہیں ہوسکتا ہے۔ مولانا نے فرمایا کہ مسئلہ فلسطین صرف فلسطینیوں کا نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا مشترکہ کا مسئلہ ہے، اس لیے کہ اسرائیل بیت المقدس اور قبلہ اول پر قابض ہے، مسجد اقصیٰ کو شہید کر کے اس کی جگہ ہیکالے سلیمانی کی تعمیر اسرائیل کا خواب ہے؛ بلکہ وہ دریائے نیل سے دریائے فرات تک گریٹر اسرائیل کا منصوبہ رکھتا ہے، ایسے میں اس مسئلہ کو صرف عربوں کا مسئلہ خیال کر کے دیگر مسلمانوں کا اس سے دامن جھاڑ لینا بہت بڑی نادانی ہوگی۔ نیز فلسطین صرف اپنی زمین کیلئے نہیں بلکہ مسجد اقصیٰ کی حفاظت کیلئے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کر رہے ہیں۔ ایسے حالات میں امت مسلمہ کی ذمہ داری ہیکہ وہ اسرائیل کی جانب سے فلسطینی عوام پر ڈھائے جانے والے مظالم کے خاتمے کیلئے اپنی صفوں میں اتحاد پیدا کریں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہم ہندوستان میں رہ کر اپنے مظلوم فلسطینی بھائیوں کے لیے دعاؤں کا اہتمام کر سکتے ہیں، قنوت نازلہ کا اہتمام کر سکتے ہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ ہم اپنے نوجوانوں اور نئی نسل کو مسئلہ فلسطین اور مسجد اقصیٰ کے تعلق سے آگاہ کریں، نئی نسل مسجد اقصیٰ اور مسئلہ فلسطین سے بالکل ناواقف ہے، اکثر مسلم نوجوانوں کو پتہ تک نہیں کہ مسجد اقصیٰ سے مسلمانوں کا کیا رشتہ ہے، اور قبلہ اول کی بازیابی مسلمانوں کا فریضہ ہے۔ اسی کے ساتھ ہمیں برادران وطن اور عام لوگوں کو بھی مسئلہ فلسطین کے حقائق سے باخبر کرنا چاہیے۔ مولانا نے فرمایا کہ اسی کے ساتھ ہمیں دنیا بھر کے مسلمانوں کے پاس اسرائیل پر دباؤ ڈالنے کا ایک مؤثر ہتھیار اسرائیلی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ ہے، اگر ساری دنیا کے مسلمان اسرائیلی مصنوعات کا استعمال ترک کر دیں، تو اسرائیل زبردست معاشی بحران کا شکار ہوسکتا ہے، اور یہ اسرائیلی مصنوعات سے اعتراض کرنا اسرائیل کو فلسطین کے آگے گھٹنے ٹیکنے کے لیے مجبور کرنے کا ایک مؤثر ہتھیار ہے، موجودہ دور میں مصنوعات کا بائیکاٹ نہایت موثر طریقہ کار ہے، جسے اپنا کر ہم دشمنان اسلام کو مجبور کر سکتے ہیں، لہٰذا ضرورت ہیکہ مسلمان اسرائیلی مصنوعات کا مکمل بائیکاٹ کریں۔ قابل ذکر ہیکہ اس موقع پر دارالعلوم دیوبند کے رکن شوریٰ حضرت مولانا مفتی محمد شفیق احمد قاسمی صاحب اور دارالعلوم حیدرآباد کے استاذ حدیث حضرت مولانا احمد ومیض ندوی نقشبندی صاحب نے مرکز تحفظ اسلام ہند کی خدمات کو سراہتے ہوئے خوب دعاؤں سے نوازا۔

دور حاضر میں بچیوں کو دینی تعلیم دلانا اشد ضروری

جامعہ ام کلثوم للبنات کشن گنج میں دینی و دعائیہ نشست کا انعقاد

کشن گنج 23/ نومبر (پریس ریلیز) جامعہ ام کلثوم للبنات کجلامنی کشن گنج میں ایک دینی و دعائیہ نشست کا انعقاد عمل میں آیا جس میں مہمان خصوصی کے طور پر مولانا شمیم ریاض ندوی محرک مجلس علمائے ملت، مولانا آفتاب اظہر صدیقی صوبائی انچارج راشٹریہ علماء کونسل اور حافظ محبوب عالم سماجی کارکن مدعو رہے۔ اس موقع پر مدرسہ ہٰذا کی طالبات نے تلاوت، حمد، نعت، نظم، تقاریر اور مکالمہ جات پیش کیے۔ مہمانوں نے طالبات کے پروگرام کو سن کر اطمینان و مسرت کا اظہار کیا اور بچیوں کی بہتر تعلیم و تربیت پر مہتمم جامعہ ہٰذا مولانا ہاشم اختر قاسمی اور جملہ اساتذہ و معلمات کی تعریف کی۔ مولانا آفتاب اظہر صدیقی نے اپنے خطاب میں بچیوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ دنیا میں سب سے زیادہ خوش نصیب ہیں کہ آپ کو اللہ پاک نے دینی تعلیم کے لیے منتخب کیا اور آپ کے گارجین نے آپ کو مدرسے میں پڑھنے کے لیے بھیجا، انہوں نے کہا کہ اس گئے گزرے ماحول میں جو ماں باپ اپنی بچیوں کو دینی تعلیم حاصل کراتے ہیں وہ قابل مبارکباد ہیں اور طالبات کو چاہیے کہ وہ اپنے والدین کا شکریہ ادا کریں کہ انہوں نے سماج کے پراگندہ ماحول سے نکال کر انہیں دینی تعلیم و تربیت کے لیے دینی ادارہ میں بھیجا۔ مولانا شمیم ریاض ندوی نے اپنے پرمغز بیان میں کہا کہ دور حاضر میں بچیوں کو دینی تعلیم دلانا اشد ضروری ہے، اس لیے کہ یہ بہت ہی پرخطر دور ہے اور ایسے میں اپنے ایمان کی حفاظت ایک چیلنج سے کم نہیں ہے؛ لہٰذا جو بچیاں آج دین نہیں سیکھیں گی اور ایمانیات کا علم حاصل نہیں کریں گی، کل ہو کر ان کی نسلوں کے دین و ایمان کا تحفظ مشکل ہو جائے گا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ اللہ پاک نے عورت ذات کو ممتاز مقام و مرتبے سے نوازا ہے، یہی وجہ ہے کہ قرآن پاک میں ایک مکمل سورت یعنی سورۃ النساء عورتوں کے نام سے موسوم ہے۔ مولانا شمیم ریاض ندوی کی دعا پر ہی مجلس اختتام پذیر ہوئی، اس موقع پر مولانا توحید عالم قاسمی بھی بطور خاص شریک رہے، مولانا ہاشم اختر قاسمی نے آخر میں علمائے کرام کی آمد کا شکریہ ادا کیا اور ادارہ کے احوال و کوائف بتائے، واضح رہے کہ ادارہ ابھی ابتدائی مراحل میں ہے، تعلیم میں بہتر کارکردی کے ساتھ آمدنی کے وسائل کشادہ نہیں ہیں، اہل خیر حضرات سے گزارش ہے کہ ادارہ کی طرف اپنی توجہ مبذول فرمائیں اور علوم نبوت کی اشاعت و تبلیغ میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

پاکستان میں انسانی حقوق کے گروپ کا اقلیتوں کے تحفظ کے لیے قانون سازی کا مطالبہ

اسلام آباد۔ 24رنومبر۔ایم این این۔ پاکستان میں انسانی حقوق کے گروپ نے اقلیتوں کے تحفظ کیلئے قانون سازی کا مطالبہ کیا ہے۔ گروپ نے متعدد کیس اسٹڈیز کا حوالہ دیا اور کہا کہ ایسی بہت سی مثالیں ہیں جنہیں ''آجروں کے متعصبانہ رویے'' کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ہیومن رائٹس فوکس پاکستان (ایچ آر ایف پی) نے مہوش ارم اور عرفان طارق مسیح کے لیے انصاف کا مطالبہ کیا ہے، جن کا تعلق مسیحی اقلیت سے تھا اور انہیں اپنے کام کی جگہوں پر مذہبی ظلم و ستم کا سامنا تھا۔ الزامات کے مطابق مہوش کو ہراساں اور بلیک میل کیا گیا جبکہ عرفان کو تشدد کا نشانہ بنایا گیا۔ ایچ آر ایف پی کام کی جگہوں پر اقلیتی ملازمین کے ساتھ امتیازی سلوک، تشدد اور ہراساں کرنے کے بڑھتے ہوئے واقعات پر تشویش اور تشویش کا اظہار کر رہی ہے۔ یہاں تک کہ ہائی پروفائل ملازمتوں میں بھی، جیسے جڑانوالہ کے ڈپٹی کمشنر شوکت مسیح کو امتیازی سلوک کا سامنا کرنا پڑا، ان پر 16 اگست 2023 کو حملہ ہوا، اور ان کے گھر پر حملہ کیا گیا۔ ایچ آر ایف پی نے متعدد کیس اسٹڈیز کا حوالہ دیا اور کہا کہ ایسی بہت سی مثالیں ہیں جنہوں نے اپنے عقیدے اور مذہبی امتیاز کی وجہ سے ''آجروں کے متعصبانہ رویے'' کا سامنا کیا ہے اور ساتھی کارکنوں کی ذاتی رنجشوں کے باعث بہت سے لوگوں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ ثمینہ مشتاق کی طرح، 5 جنوری 2023 کو کراچی کی ایئر پورٹ سیکیورٹی آفیسر کو دھمکی دی گئی اور توہین مذہب کا الزام لگایا گیا، جب اس نے اپنے ساتھی کارکن کو کسی بھی غیر قانونی کام سے روکا۔ فیصل آباد سے تعلق رکھنے والی دو نرسوں نیش اور مریم پر 8 اپریل 2021 کو فیصل آباد کے ہسپتال میں دوران ڈیوٹی توہین مذہب کا الزام عائد کیا گیا تھا۔ ریلیز میں کہا گیا ہے کہ کراچی کی ایک اور نرس تبیتھا پر توہین مذہب کا الزام لگایا گیا تھا اور 28 جنوری 2021 کو کراچی میں اس اسپتال میں تشدد کا نشانہ بنایا گیا تھا جہاں وہ کام کرتی ہے۔ ایچ آر ایف پی نے مزید زور دیا کہ نچلے درجے کی ملازمتوں کے معاملات میں، زیادہ تر مسائل ریکارڈ میں نہیں آتے کیونکہ آجر، ساتھی کارکنان اور صارفین اقلیتی کارکنوں کو دباؤ میں رکھتے ہیں۔ عیسائی، ہندو، سکھ، احمدیہ اور دیگر اقلیتوں کو مختلف طریقوں سے نشانہ بنایا گیا، جیسے کہ ان پر توہین مذہب اور جنسی طور پر ہراساں کرنے کا الزام لگانا عام بات ہے۔ ایچ آر ایف پی کیس اسٹڈیز نے انکشاف کیا کہ معمولی ملازمتوں کی جگہوں پر اقلیتی ملازمین میں چوری کے الزامات سب سے زیادہ عام ہیں۔ عیسائی لڑکی مہوش ارم اور کرسچن لڑکا عرفان مسیح بھی اسی کا شکار ہیں۔ ریلیز میں مزید کہا گیا کہ مہوش پر پاکستانی روپے 1,00,000 نقد اور 2,00,000 روپے مالیت کی قیمتی اشیاء جیسے ہیئر کلر مشین اور بیوٹی سیلون اور منسلک گھر سے سونے کے زیورات جیسی دیگر اشیاء چوری کرنے کا الزام تھا۔ ایچ آر ایف پی نے اپنے کیس اسٹڈیز سے متعدد مثالوں پر مزید روشنی ڈالی کہ اگر ایک عیسائی ملازم اپنے کیریئر میں بڑا ہونا شروع کر دیتا ہے، تو ساتھی کارکن انہیں افسردہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ جڑانوالہ کے معاملے کے حوالے سے شوکت مسیح کے کیس میں سوشل میڈیا پر کچھ ایسی ویڈیوز موجود ہیں جن میں عالم اسلام کھلم کھلا کہہ رہے ہیں کہ ''ایک عیسائی ڈپٹی کمشنر کیسے ہوسکتا ہے، اس لیے عیسائی ہونے کے ناطے اسے صرف بیت الخلاء کی صفائی کرنی ہوگی۔ کئی معاملات میں، ایچ آر ایف پی نے مشاہدہ کیا کہ اقلیتی برادریوں سے تعلق رکھنے والے ملازمین، جنہوں نے کام کرنے سے انکار کیا، ملازمت کی تفصیل میں نہیں بتایا گیا، انہیں نوکریوں سے نکال دیا گیا یا ان پر جھوٹے الزامات کا الزام لگایا گیا۔

امریکہ نے افغان مہاجرین کی محفوظ آبادکاری کا مطالبہ کیا

واشنگٹن۔ 24رنومبر۔ایم این این۔ امریکی محکمہ خارجہ نے پاکستان پر زور دیا ہے کہ وہ افغان مہاجرین اور سیاسی پناہ کے متلاشیوں کی حفاظت اور موثر آبادکاری کو ترجیح دے۔ یہ کال ان خدشات کے درمیان آئی ہے کہ جلد بازی یا بے ایمانی سے ملک بدری ان کمزور افراد کی زندگیوں کے لیے ایک اہم خطرہ بن سکتی ہے۔ محکمہ خارجہ کے ترجمان میتھیو ملر نے منگل کی سہ پہر کی نیوز بریفنگ میں کہا کہ ''ہماری اہم تشویش کمزور اور خطرے سے دوچار افراد کی حفاظت ہے۔ پناہ گزینوں کی حالت زار سے نمٹنے کے لیے مشترکہ ذمہ داری کو اجاگر کرتے ہوئے، انہوں نے دوبارہ آبادکاری کی پیچیدگیوں کو نیویگیٹ کرنے کے لیے مشترکہ کوششوں کی ضرورت پر زور دیا۔ انہوں نے کہا کہ ''ہم سمجھتے ہیں کہ پناہ گزینوں اور پناہ کے متلاشیوں کی محفوظ اور موثر آبادکاری کو یقینی بنانا ہمارے دونوں ممالک کے مفاد میں ہے۔ سفیر کی عمران سے مبینہ ملاقات کے بارے میں ریاستی محکمہ کے عہدیداروں نے سوال کو نظرانداز کر دیا۔ مسٹر ملر نے کہا''، ہم اپنے تمام شراکت داروں کے ساتھ پاکستان سمیت تمام ممالک پر زور دیتے ہیں کہ وہ پناہ گزینوں اور پناہ گزینوں کے ساتھ سلوک میں اپنی متعلقہ ذمہ داریوں کو پورا کریں۔ ہم افغانستان کے تمام پڑوسیوں کی پرزور ترغیب دیتے ہیں کہ وہ بین الاقوامی تحفظ کے خواہاں افغانوں کو داخلے کی اجازت دیں اور امداد فراہم کرنے کے لیے بین الاقوامی انسانی تنظیموں کے ساتھ رابطہ قائم کریں۔ جیسے جیسے صورتحال بدلتی ہے، امریکہ اور پاکستان کے درمیان سفارتی مصروفیات دوبارہ آبادکاری کے عمل سے وابستہ چیلنجوں سے نمٹنے کے لیے مرکزی مرحلہ اختیار کرتی ہیں۔ مسٹر ملر نے امریکی ویزوں کے منتظر افراد کے تحفظ کے بارے میں خاص طور پر تشویش کا اظہار کیا، لیکن پاکستان نے واشنگٹن کو یقین دلایا ہے کہ وہ اپنے امریکی ویزوں کے منتظر 25,000 افغان مہاجرین کو ملک بدر نہیں کرے گا۔ بلوچستان پولیس کے لیے فنڈ کے بارے میں، مسٹر ملر نے کہا کہ اسلام آباد میں اعلان کردہ پیکیج چار اہم اقدامات کی حمایت کرتا ہے جس میں انسداد دہشت گردی کی تربیت کی سہولیات کو بڑھانے کے لیے 20 لاکھ ڈالر اور سیلاب سے متاثرہ 10 تھانوں کی مرمت کے لیے 2 ملین ڈالر، 10 کی تعمیر کے لیے 2 ملین ڈالر شامل ہیں۔ اڈیالہ جیل میں سابق وزیر اعظم عمران خان سے امریکی سفیر کی مبینہ ملاقات کے بارے میں پاکستانی میڈیا کی رپورٹس پر ردعمل دیتے ہوئے، محکمہ خارجہ کے نمائندے نے پاکستان یا کسی دوسرے ملک میں سیاسی عہدے کے امیدواروں کے بارے میں کوئی پوزیشن نہ لینے کے واشنگٹن کے موقف کو دہرایا۔

پاکستان میں انتخابات میں ایک دن کی تاخیر آئین کی سنگین خلاف ورزی ہے: جسٹس من اللہ

اسلام آباد۔ 24رنومبر۔ایم این این۔ سپریم کورٹ کے جسٹس اطہر من اللہ نے اپنے اضافی نوٹ میں واضح کیا ہے کہ عام انتخابات کے انعقاد میں ایک دن کی تاخیر واضح طور پر دیے گئے مقررہ وقت [90دن] سے زیادہ ''آئین کی سنگین ترین خلاف ورزی اور عوام کے آئینی حقوق کی انکاری ہوگی۔ رواں ماہ کے اوائل میں چیف جسٹس آف پاکستان (سی جے پی) قاضی فائزعیسیٰ کی سربراہی میں جسٹس من اللہ اور جسٹس امین الدین خان پر مشتمل تین رکنی بینچ نے حکومت کو حکم دیا تھا کہ وہ 8 فروری کو عام انتخابات کے انعقاد کو یقینی بنائے، جس کے بعد صدر عارف علوی اور چیف الیکشن کمشنر (سی ای سی) سکندر سلطان راجہ نے ایوان صدر میں ہونے والی ملاقات میں مذکورہ تاریخ پر متفقہ طور پر اتفاق کیا۔ عدالت نے اپنے حکم میں کہا کہ الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) کی جانب سے عام انتخابات کی تاریخ کا نوٹیفکیشن بھی [illegible] نوٹ میں جسٹس من اللہ نے کہا کہ عام انتخابات کے انعقاد میں تاخیر آئین کی معطلی کے مترادف ہے کیونکہ یہ اس کے بنیادی اصول، ریاست کے اختیارات اور اختیارات کا استعمال منتخب نمائندوں کے ذریعے کرنے کے مترادف ہے۔ ''ایسا لگتا ہے کہ عوامی عہدہ رکھنے والوں نے آئینی تعطل پیدا کر دیا ہے۔ جج نے ریمارکس دیئے کہ صدر عارف علوی، گورنرز اور الیکشن کمیشن آف پاکستان (ای سی پی) پیدا شدہ تعطل کو حل کرنے میں ناکام رہے جو خود آئین کے تحت ان پر عائد فرائض کی خلاف ورزی ہے۔ صدر، قومی اسمبلی کی تحلیل کے بعد، آرٹیکل 48(5) کے تحت مطلوبہ عام انتخابات کے لیے فوری طور پر تاریخ مقرر کرنے میں اپنی ذمہ داری میں ناکام رہے اور اس کے بجائے کمیشن کو مشاورت کے لیے تاخیر سے خط لکھا۔'' انہوں نے مزید کہا کہ اس بات کو یقینی بنانا کہ پاکستانی عوام کو ان کے حق رائے دہی سے [illegible]

ایف آئی اے نے مونس الٰہی کی حوالگی کے لیے انٹرپول سے رابطہ کرلیا

[illegible]

چین نے وینزویلا کے خام تیل کی خریداری کو سست کیا

سنگاپور۔ 24رنومبر۔ایم این این۔ تجارتی ذرائع کا کہنا ہے کہ وینزویلا کے تیل پر امریکی پابندیوں کی معطلی نے اس کے سب سے بڑے صارفین، چین کے خود مختار ریفائنرز کو جھنجھوڑ دیا ہے، جواب پیشکش کی قیمتوں میں وسیع تضادات کے درمیان نئی خریداریوں کو روک رہے ہیں۔ آزاد ریفائنرز برسوں سے وینزویلا کا تیل بھاری رعایت پر خریدتے رہے ہیں، لیکن جب سے واشنگٹن نے اکتوبر کے وسط میں چھ ماہ کے لیے پابندیاں اٹھالی تھیں، عالمی توانائی کی فرموں اور تجارتی اداروں ویٹول، گنور اور ٹریفیگورا نے بتدریج دوبارہ خریداری شروع کر دی ہے۔ چین میں مقیم دو ذرائع نے بتایا کہ بیچنے والے اور چینی خریدار اب قیمتوں پر متفق ہونے کے لیے جدوجہد کر رہے ہیں۔ اسفالٹ کی کم موسمی مانگ کے درمیان چین کی خریداری بھی سست پڑ گئی ہے۔ چین کی ایک آزاد ریفائنری کے ایک [illegible]

چینی 'سائبر گینگ' کا جال۔ آن لائن فراڈ کے ذریعہ ہیومن ٹریفیکنگ

ساوتھ ایسٹ ایشیا نے بیجنگ پر کارروائی کے لیے دباؤ ڈالا

بیجنگ۔ 24رنومبر۔ایم این این۔ 21 نومبر کو، میانمار کے حکام نے 31,000 ٹیلی کام فراڈ کے مشتبہ افراد کو چین کے حوالے کیا، جن میں ''فنانسرز'' اور کرائم سنڈیکیٹس کے سرغنہ شامل ہیں جنہوں نے چینی شہریوں کو بڑی رقم کا دھوکہ دیا ہے۔ اس حوالے سے چند دن پہلے، سائبر کرائم سنڈیکیٹ کے سربراہ، منگ زیو چانگ عرف مائن شا چانگ نے خودکشی کر لی کیونکہ میانمار کی فوجی جنتا نے اس کے گرد گھیرا تنگ کر دیا تھا اور چین نے ان کی گرفتاری کے وارنٹ جاری کر دیے تھے۔ میانمار میں چینی مجرمانہ سنڈیکیٹس کے خلاف کریک ڈاؤن کی ضرورت اس لیے پڑی کہ وہ اس خطرناک حد تک پہنچ چکے ہیں۔ چینی کرائم سنڈیکیٹس ٹیلی کام اور آن لائن فراڈ کی کارروائیوں کے لیے جنوب مشرقی ایشیا میں صنعتی پیمانے پر کال سینٹر اڈے استعمال کرتے ہیں۔ یہاں سے سائبر کرائم کے مراکز اور منشیات اور انسانی سمگلنگ کی کارروائیاں کی جاتی ہیں۔ میانمار اس وسیع نیٹ ورک میں مجرمانہ سرگرمیوں کے لیے ایک اہم محور کے طور پر ابھرا ہے۔ منگ کا سنڈیکیٹ ان متعدد مقامات میں سے ایک ہے جو دریائے موئی کے کنارے میواڈی، شوے کوکو، شان ریاست میں کوکانگ سیلف ایڈمنسٹرڈ زون، اور میانمار میں دیگر کے علاوہ چینی سرحد پر وا کے زیر انتظام شہر مونگ لا کے مقامات پر کام کرتے ہیں۔ یہ مجرمانہ سنڈیکیٹس وسیع پیمانے پر ڈیجیٹل جرائم میں ملوث ہیں جس میں رومانوی سرمایہ کاری کے گھوٹالے، کرپٹو فراڈ، منی لانڈرنگ اور غیر قانونی جوا شامل ہے۔ لیکن ان مجرمانہ گروہوں کا ایک گہرا پہلو بھی ہے — لوگوں کی اسمگلنگ، بنیادی طور پر مردوں، جنہیں پھر آن لائن گھوٹالے کی کارروائیوں میں مجبور کیا جاتا ہے اور وہ غیر انسانی سلوک برداشت کرتے ہیں۔ وبائی امراض کے دوران کام کے معقول مواقع کی کمی اور کاروبار کی بندش کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، چینی جرائم پیشہ گروہ نوجوانوں کو پرکشش ملازمتیں پیش کرتے ہیں جنہیں پھنسایا جاتا ہے اور پھر جعلی سرمایہ کاری، فرضی رومانس، یا جعلی پولیس افسران کو نقد رقم کی منتقلی کے ذریعے اپنے ہم وطنوں کو نشانہ بنانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔ آمد پر، تارکین وطن ملازم کو عام طور پر اسمگلروں کے ذریعہ موصول کیا جاتا ہے، جو پاسپورٹ کے ساتھ ساتھ ان کے موبائل فون بھی اپنے قبضے میں لے لیتے ہیں۔ اس کے بعد انہیں ایک گیٹڈ کمپاؤنڈ میں لے جایا جاتا ہے، جہاں گھوٹالے کام کرتے ہیں، اور بھاری ہتھیاروں سے لیس سیکیورٹی گارڈز ان کی نگرانی کرتے ہیں۔ ان متاثرین کو حراست میں لینے کے بعد'، انہیں قرض کی غلامی کی صورت حال میں رکھا جاتا ہے، جس سے وہ نام نہاد ''سور قصائی'' کو برقرار رکھنے پر مجبور ہوتے ہیں، جہاں وہ جعلی رومانوی تعلقات یا دوستی کو فروغ دیتے ہیں۔

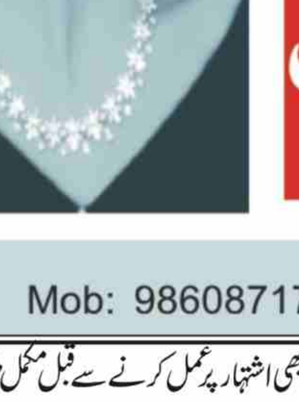

سونے چاندی کے زیورات کی خریدی کا
شہر کا بھروسے مند نام
کلثوم جویلرس
صرافہ بازار، ناندیڑ
پروپرائٹر: محمد انیس Mob: 9860871766

انتباہ: قارئین اخبار ہذا کو مشورہ دیا جاتا ہے کہ وہ کسی بھی اشتہار پر عمل کرنے سے قبل مکمل طور پر موزوں مناسب تحقیقات کریں۔ اخبار ہذا اشتہارات کی تفصیلات کے تعلق سے مشتہرین کی جانب سے پیش کردہ دعاجات اور بیانات کی تصدیق و توثیق نہیں کرتا ہے۔ (ادارہ)

سیڈکو میں دن دہاڑے صرافہ تاجر کو لُوٹ لیا گیا

ناندیڑ(ورق تازہ نیوز) جمعہ کی صبح ساڑھے گیارہ بجے کے قریب لوٹ کی تلاش میں موجود چوروں نے علاقہ میں ایک صرافہ تاجر کا سونے اور چاندی کا بیاگ لوٹ لیا گیا۔ شیواجی چندرکانت دہلے سڈکو کے علاقے میں تلجائی جیولرز کے نام سے سونے کی دکان کے مالک ہیں۔ جمعہ کی صبح تقریباً 11 بجے اس نے معمول کے مطابق اپنی دکان کھولی۔ سونے اور چاندی کے سامان کے ساتھ اسکول کا بیگ کاؤنٹر میں رکھا اور جب وہ دکان صاف کر رہے تھے تو ایک چور آیا اور کاؤنٹر میں رکھا بیگ اٹھا کر مین روڈ کی طرف بھاگا۔ اس کا ایک اور ساتھی مین روڈ پر بائیک پر تیار ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں بیگ دیکھ کر اس نے موٹر سائیکل آن کر دی اور فرار ہو گیا۔ کچھ نوجوانوں نے اس کا پیچھا کیا لیکن چور چنداسنگھ کارنر کی سمت بھاگ گئے۔ سڈکو علاقہ میں جمعہ کو دن دیہاڑے ایک گولڈ ڈیلر کا بیگ لوٹنے کا واقعہ تروپتی جیولرس اور دیگر اہم سڑکوں کے سی سی ٹی وی میں قید ہو گیا اور پولیس نے اس واقعہ کی فوٹیج حاصل کر لی ہے اور پولس اس سمت میں تحقیقات کر رہی ہے۔ اسی طرح کا واقعہ چند ماہ قبل سڈکو کے صرافہ ایریا میں بھی پیش آیا تھا۔ جس کے بعد یہاں کے تاجروں نے ایسے واقعات سے بچنے کے لیے صبح کے وقت پولیس کا گشت بڑھانے کی درخواست کی تھی۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی اپر سپرنٹنڈنٹ آف پولیس ابیناش کمار، پوروی ناندیڑ دیہی پولیس جگدیش بھنڈاروار، جو ایک انسپکٹر ہیں اور اب مالیاتی جرائم برانچ کے انچارج ہیں، ناندیڑ دیہی پولیس کے انچارج سریدھر جگتاپ کے ساتھ موقع پر پہنچے۔

شہر میں نگینہ گھاٹ سے اسلحہ کا ذخیرہ ضبط

ناندیڑ:24رنومبر (ورق تازہ نیوز) مقامی کرائم برانچ کی ٹیم نے شہر کے نگینہ گھاٹ علاقے میں ایک نوجوان کو مشکوک طریقے سے گھومتے ہوئے پایا۔ جب اسکواڈ پولیس نے اسے پوچھ گچھ کے لیے بلایا گیا تو وہ بھاگ رہا تھا۔ پولیس نے اس کا پیچھا کیا اور اسے حراست میں لے لیا۔ پولیس نے اس کے پاس سے 12 تلواریں، 11 خنجر برآمد کیے ہیں۔ لوکل کرائم برانچ پولیس کو 23 نومبر کو موصول ہونے والی مصدقہ اطلاع کے مطابق نگینہ گھاٹ کے علاقے میں ایک نوجوان تلوار جیسا خطرناک ہتھیار فروخت کر رہا تھا۔ اس کے بعد پولیس نے جال بچھا کر چھاپہ مارا۔ اس بار اس کے پاس 12 تلواریں اور 11 خنجر تھے۔ بتایا گیا کہ اس ہتھیار کی قیمت 35 ہزار 500 روپے ہے۔ اس معاملے میں پرجیت سنگھ مہندر سنگھ رام گڈیا (عمر 40، ساکن تندی گرام سوسائٹی ناندیڑ) کو پولس نے حراست میں لے لیا ہے اور وزیرآباد پولس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ شہر میں کئی مقامات پر بھاری مقدار میں اسلحہ فروخت ہو رہا ہے۔ اسی مناسبت سے ایل سی بی کی ٹیم نے معائنہ مشن شروع کیا۔ اس سے قبل پولیس نے نگینہ گھاٹ علاقہ، کوٹھا، اسرجن علاقہ میں ہتھیاروں کا ذخیرہ ضبط کیا ہے۔ لوکل کرائم برانچ کے پولس انسپکٹر ادے کھنڈرائی نے بتایا کہ تلواروں اور خنجروں کی فروخت کا کاروبار اب بھی خفیہ طریقے سے جاری ہے اور پولیس ان پر نظر رکھے ہوئے ہے۔

آج راہل گاندھی کی ناندیڑ آمد!

ناندیڑ: کانگریس کے خصوصی نمائندے مسٹر راہل گاندھی کل 25 نومبر کو صبح گیارہ بجے دہلی سے براہ راست فلائٹ سے ناندیڑ ہوائی اڈے پر پہنچیں گے۔ یہاں سے وہ ہیلی کاپٹر کے ذریعے تلنگانہ کے بودھن میں انتخابی مہم کے لیے روانہ ہوں گے۔ اس لیے کل سے ناندیڑ شہر میں ڈرون اڑانے پر پابندی لگا دی گئی ہے۔ تلنگانہ میں جاری انتخابی مہم کے لیے راہل گاندھی ناندیڑ سے بودھن کے لیے روانہ ہوں گے اور وہاں ان کے جلسہ عام کا اہتمام کیا گیا ہے۔ اس میں شرکت کے لیے وہ ایک خصوصی پرواز سے دہلی سے ناندیڑ آئیں گے۔ چونکہ وہ ناندیڑ ہوائی اڈے سے ہیلی کاپٹر کے ذریعے بودھن جائیں گے، سیکورٹی کے مطابق، پولیس سپرنٹنڈنٹ نے ناندیڑ شہر اور علاقے میں شہری، صحافی اور کسی بھی شخص بغیر اجازت کے آسمان پر ڈرون نہیں اڑانے کی اجازت نہیں رہے۔

شہر میں 26 نومبر کو یوم آئین کے موقع پر ریلی

ناندیڑ:24رنومبر (ورق تازہ نیوز) اتوار 26 نومبر 2023 یوم دستور کے موقع پر صبح 8 بجے ریلی کا اہتمام محکمہ سماجی انصاف نے کیا ہے۔ یہ ریلی مہاتما جیوتی با پھولے کے مجسمہ سے شروع ہوگی۔ اور یلی شیواجی نگر، کالامندر، وزیرآباد چوک، چھترپتی شیواجی مہاراج مجسمہ سے ہوتی ہوئی ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کے مجسمہ تک پہنچے گی اور یہاں دستور کی تجویز کو بڑے پیمانے پر پڑھ کر ریلی کا اختتام ہوگا۔ اس ریلی میں ناندیڑ ضلع انتظامیہ کے تمام محکموں کے نمائندے شرکت کریں گے۔ سماجی بہبود کے اسسٹنٹ کمشنر شیوانند منگیرے نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ آئین کی بیداری کے لیے اس ریلی میں شرکت کریں۔

اورنگ اباد میں تین ماہ تک موتیابند آپریشن کا مفت کیمپ

اورنگ آباد: (ورق تازہ نیوز) اورنگ اباد کے ایم جی ایم میڈیکل کالج اور ہسپتال میں یکم دسمبر 2023 تا 29 فروری 2024 تک آنکھوں کے موتیابند اپریشن کا مفت کیمپ لگایا جا رہا ہے۔ کالج کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹ نے اپنے ایک مکتوب مورخہ 22 نومبر کے ذریعے مفت کیمپ کی اطلاع دی ہے۔ واضح ہو کے موتیابند کی ایک آپریشن کرنے پر خانگی ہسپتال میں 15 تا 20 ہزار روپے کے اخراجات آتے ہیں۔

سال 2024ء کی مقامی تین تعطیلات کا اعلان

ناندیڑ:24رنومبر (ورق تازہ نیوز) سال 2024ء میں ناندیڑ ضلع کلکٹر کی زیر اختیار تین مقامی تعطیلات کا اعلان آج ضلع کلکٹر پانڈورنگ بورگاونکر نے کیا ہے۔ ان تعطیلات میں شری شیتر کھنڈوبا مالیگاوں یاترا 10رجنوری 2024 بروز بدھ' حضرت حاجی سیاح سرورِ مخدومؒ بڑی درگاہ عرس قندہار کی بروز پیر 29رجنوری 2024' اور جیشٹھا گوری پوجن کی 11رستمبر 2024 کو ناندیڑ ضلع میں عام تعطیل رہیگی۔ یہ تعطیلات مقامی سطح پر ہونے کی وجہ سے تمام سرکاری دفاتر' ضلع پریشد کے تحت جاری دفاتر' میونسپل کارپوریشن' میونسپل کونسل' مقامی خود اختیاری اداروں اور ٹریژری وڈپٹی ٹریژری دفتر کے علاوہ تعلیمی اداروں کو لاگو رہیں گی۔ جبکہ یہ احکام ضلع کی دیوانی' فوجداری عدالتوں اور مرکز کے زیر اہتمام دفاتر اور بینکوں کو لاگو نہیں رہیں گے۔

سدرہ فاونڈیشن کی جانب سے ایک تعلیمی نشت کا انعقاد

ناندیڑ:سدرہ فاونڈیشن مرکز نالیج سٹی کیرالہ کی جانب سے ایکسیلینسی میٹ کا انعقاد تلسی کمفرٹ ہوٹل ناندیڑ میں عمل میں آیا۔ جس میں اسلامک اسکالر ڈاکٹر شیخ عبدالحکیم الازہری کیرالہ خصوصی مہمان تھے پروگرام کا آغاز تلاوت کلام ربانی سے ہوا۔ بعدہ بعدہ مولانا عبدالعظیم رضوی نے اس کی نشست کے اغراض ومقصد اور مستقبل کے منصوبوں پر خطاب کیا مہمان خصوصی ڈاکٹر عبدالحکیم صاحب ازہری کیرالہ نے تعلیمی میدان میں کس طرح ہم آگے نکل سکتے ہیں اس پر کچھ نکات پیش کئے کیرالہ میں ایک سوپچیس ایکڑ پر مشتمل ایک نالیج سٹی بناء گ ء ہے جس میں مختلف کالیجیس اسکولس مدارس اور ایک عظیم الشان مسجد بھی بناء گ ء ہے جس میں پچیس ہزار لوگ ایک وقت میں نماز پڑھ سکتے ہیں۔ سدرہ فاونڈیشن کی جانب سے قندھار شریف میں ایک مدرسہ دارالعلوم فیضان سرور مخدوم بھی شروع کیا ہے جس میں طلبہ دینی وعصری تعلیم ایک ہی چھت کے نیچے حاصل کرتے ہیں۔ ناندیڑ میں بھی مرکز کے تحت ایک مکتب طیبہ حیدر گارڈن کے روبرو شروع کیا گیا ہے۔ بہت جلد ناندیڑ میں بھی ایک الف انگلش میڈیم اسکول شروع کیا جائے گا۔ اخیر میں مولانا رفیع الدین صاحب اشرفی۔ مفتی محمد مرتضی صاحب رضوی نے بھی اپنے خیالات کا اظہار فرمایا اخیر میں صلا? وسلام ودعاء ۓ اور۔ طعام کے ساتھ یہ پروگرام ختم ہوا اس پروگرام میں شہر ناندیڑ واطراف سے سو مخصوص لوگوں کو مدعو کیا گیا جس میں علمائے کرام مفتیان عظام۔ ٹیچرس ڈاکٹرس انجنیئر س پروفیسرز وکلاء ۓ ججس اور تاجران ومختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والے حضرات موجود تھے۔ بالخصوص استاد عبدالرحمان نورانی عبدالشکور نورانی حافظ مولی علی رضوی مفتی شمس الدین صدیقی مولانا سید احمد علی مصباحی حافظ نعیم صاحب ناگپور مولانا عبدالرشید برکاتی حافظ عبدالواجد صاحب جاوید بھاء اشرفی والا حاجی اقبال عثمان میڈیکل یامین تھارا۔ محسن ناتھانی ایڈووکیٹ احمد ٹمس والا ایڈووکیٹ عبدالرحمٰن صدیقی ڈاکٹر امین صدیقی ایڈووکیٹ سجاد علی قادری وسیع الدین مجاورسر۔ عبدالملک نظامی ڈاکٹر ربانی شفیع سیٹھ قندھار سلطان سرجمیل سرنصیر سرساجد وندھانی رزاق بھاء ٹھیکہ۔ ایڈووکیٹ وسیم بابوسیٹھ ودیگر عمائدین شہر موجود تھے اس پروگرام کے انعقاد میں این وائے ایم سی ناندیڑ اور مکتب طیبہ کے ارکان کا خصوصی تعاون رہا

परभणी जिल्हा बातमी पत्र

پربھنی ضلع کا خبرنامہ

ترقی یافتہ ہندوستان سنکلپ یاترا کو مرکزی سکریٹری کوستوبھ گری اور کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے ہری جھنڈی دکھا کر شروعات کی

پربھنی: مرکزی حکومت کی اہم اسکیموں کے فوائد تک پہنچنے کے لیے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے اشتراک سے تیار کی گئی بھارت سنکلپ یاترا کو آج مرکزی محکمہ صحت کے انڈر سکریٹری کوستوبھ گری اور کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے ہری جھنڈی دکھا کر روانہ کیا۔ اس موقع پر ریذیڈنٹ ڈپٹی کلکٹر انورادھا ڈھولکاری، ڈپٹی چیف ایگزیکٹیو آفیسر (پنچایت) ڈاکٹر سندیپ گھونسیکر، ڈسٹرکٹ سرجن ڈاکٹر لکھموار، ڈسٹرکٹ ہیلتھ آفیسر کی نمایاں موجودگی تھی۔

وزیر اعظم نریندر مودی کے تصور پر، پربھنی ضلع میں مرکزی حکومت کی تیار کردہ بھارت سنکلپ یاترا کے ذریعے گرام سوراجیہ ابھیان 26 جنوری 2024 تک نافذ رہے گا۔ یہ ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا ملک گیر مہم کو مرکزی حکومت کی جانب سے ان اسکیموں کے استفادہ کنندگان تک پہنچانے کے مقصد سے چلائی جا رہی ہے جن کا فائدہ ابھی تک اس سنکلپ یاترا کی مدت کے دوران مقررہ استفادہ کنندگان تک نہیں پہنچا ہے۔ یہ سنکلپ یاترا میونسپل کارپوریشن/میونسپل علاقے اور ضلع کے تمام 704 گرام پنچایت علاقوں میں جائے گی، جہاں مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف فلاحی اسکیموں کو بڑے پیمانے پر فروغ دیا جائے گا۔ اس کے علاوہ اس یاترا کے ذریعے مختلف اسکیموں کا فائدہ مستحقین کو دیا جائے گا۔ اس کے لیے ہر تعلقہ اور گرام پنچایت کی سطح پر رابطہ کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ پربھنی ضلع میں سنکلپ یاترا کا روزانہ شیڈول ہر دن دو گرام پنچایتوں کے مطابق تیار کیا گیا ہے جو 26 جنوری

2026 تک جاری رہے گا۔ ضلع انتظامیہ نے سنکلپ یاترا کو کامیاب بنانے کے لیے بھرپور منصوبہ بندی کی ہے۔ سنکلپ یاترا کے لیے مرکزی حکومت کی جانب سے ضلع کے لیے مختلف فلاحی اسکیموں کے بارے میں تفصیلی معلومات کے ساتھ چھ ایل ای ڈی وینز دستیاب کرائی گئی ہیں۔ اس ذریعہ سے مرکزی اور ریاستی حکومتوں کی مختلف اسکیموں کی وسیع پیمانے پر تشہیر کی جا رہی ہے۔ ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا کا آغاز کرتے ہوئے، مرکزی سکریٹری نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی پہل پر، مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے تعاون سے، پربھنی ضلع میں آج سے۔ ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا 26 جنوری 2024 تک شروع ہو چکی ہے۔ پربھنی ضلع کے شہریوں یا استفادہ کنندگان تک پہنچنے کے مقصد سے جنہیں ابھی تک اسکیموں کا فائدہ نہیں ملا ہے، مرکزی حکومت کی جانب سے 'وکاسیت بھارت سنکلپ یاترا' کا آغاز کیا جا رہا ہے۔ تاہم ضلع کے شہریوں کو اس یاترا کے ذریعہ مختلف اسکیموں کا فائدہ اٹھانا چاہئے۔ کلکٹر رگھوناتھ گاوڑے نے اس موقع پر کہا کہ بھارت سنکلپ یاترا کی ترقی کے ذریعے ان شہریوں تک فوائد پہنچائے جائیں گے جو مختلف اسکیموں کے تحت اہل ہیں لیکن ابھی تک فائدہ یا حاصل نہیں ہوا ہے۔ اسکیموں کے بارے میں معلومات کی ترسیل اور عوام میں بیداری بھی۔ شہریوں کے ساتھ بات چیت کرنا - ذاتی کہانیوں/تجربات کا اشتراک کر کے سرکاری اسکیموں سے فائدہ اٹھانے والوں کے ساتھ بات چیت کرنا۔ اس جدید بھارت سنکلپ یاترا کا بنیادی مقصد یاترا کے دوران طے شدہ تفصیلات کے ذریعے ممکنہ فائدہ اٹھانے والوں کا اندراج کرنا ہے۔ ضلعی انتظامیہ نے اس یاترا کی کامیابی کے لیے بھرپور منصوبہ بندی کی ہے۔ ضلع میں چھ ایل ای ڈی وین کے ذریعے روزانہ 2 گرام پنچایتوں میں مختلف فلاحی اسکیموں کو فروغ دیا جائے گا اور سرکاری اسکیموں اور ان کی دستیابی کے بارے میں عوام میں بیداری پیدا کی جائے گی۔ اس کے علاوہ یاترا کے دوران ایک خصوصی پروگرام کا بھی اہتمام کیا جائے گا۔ گرام پنچایت کی سطح پر مختلف محکموں کے ذریعے لاگو کی گئی اسکیموں کے فائدے فراہم کرنے میں درپیش مشکلات اور غلطیوں کو دور کر کے اہل استفادہ کنندگان کو فائدہ پہنچانے کے لیے کیمپ کا انعقاد کیا گیا ہے۔ اس موقع پر مختلف اسکیموں جیسے بھومی پوجن اور گھر تک رسائی، جل جیون مشن، پردھان منتری پوشن ابھیان، آیوشمان بھارت کارڈ، اور گھر کل کے استفادہ کنندگان کو پی آر کارڈ کے فوائد فراہم کرنے کے لیے کیمپ کا انعقاد کیا جائے گا۔ کلکٹر نے ضلع کے تمام شہری اور دیہی علاقوں کے شہریوں سے اس ترقی یافتہ بھارت سنکلپ یاترا سے فائدہ اٹھانے کی اپیل کی ہے۔ (News No 641)

بی جے پی کو ووٹ دینا، وجود کو ڈرین میں ڈالنے کے مماثل: کے سی آر

حیدرآباد: چیف منسٹر کے چندر شیکھر راو? نے کہا کہ کانگریس، سنگارینی کے ملازمین کے ڈپنڈنٹ ملازمین کے روزگار کو ختم کرنا چاہتی ہے۔ آج حلقہ اسمبلی منچریال میں منعقدہ پارٹی کے انتخابی جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ تشکیل تلنگانہ اور بی آر ایس کی حکومت بننے کے بعد ہم نے ڈپنڈنٹ ملازمتوں کا احیاء ۓ کیا۔ کے سی آر نے کہا کہ آصف جاہی دور میں 130 سال قبل سنگارینی کمپنی کا قیام عمل میں لایا گیا تھا۔ یہ کمپنی صد فیصد ریاست تلنگانہ کی ملکیت ہے۔ مگر نااہل کانگریس نے مرکزی حکومت سے قرض حاصل کرتے ہوئے ان قرضوں کو ادا کرنے سے قاصر رہی اور 49 فیصد حصص مرکزی حکومت کے حوالہ کر دیا۔ کے سی آر نے کہا کہ کانگریس اور سی پی آئی یونینس کی ملی بھگت کی وجہ سے ڈپنڈنٹ ملازمین کو نقصانات سے دوچار ہونا پڑا۔ مگر بی آر ایس حکومت کے اقتدار میں آنے کے بعد ہم نے ڈپنڈنٹ ملازمتوں کا احیاء ۓ کیا 15,000 افراد کو روزگار فراہم کیا گیا۔ اگر کوئی ملازمت لینے سے دور رہا تو اس شخص کو 25 لاکھ روپے دیئے گئے۔ سنگارینی ملازمین کو تعمیر مکان کے لئے 10 لاکھ روپے بلاسودی قرض دیا گیا۔ اس کے علاوہ ملازمین کی بہبود اور ترقی کیلئے بے شمار اقدامات کئے گئے۔ کے سی آر نے کہا کہ بی جے پی نے ہمیشہ سنگارینی ملازمین کا استحصال کیا، ہم نے سنگارینی ملازمین کو انکم ٹیکس سے مستثنیٰ قرار دینے کا مطالبہ کرتے ہوئے قرارداد منظور کی اور مرکزی حکومت کو روانہ بھی کیا ہے مگر وزیر اعظم مودی کو گوارا ہی نہیں ہے کہ اس قرارداد پر غور وفکر کریں۔ اس کے برعکس ہم سے مطالبہ کیا جا رہا ہے کہ سنگارینی کو بند کر دیں۔ آسٹریلیاء ۓ سے کوئلہ برآمد کر رہے اڈانی سے تلنگانہ پر کوئلہ خرید نے کیلئے دباو? ڈالا جا رہا ہے۔ کے سی آر نے عوام کو بی جے پی کو بدترین مفاد پرستی، اقربا پروری اور تلنگانہ کے ساتھ قدم قدم پر جاری امتیازی رویہ پر غور کرنے کا مشورہ دیا۔ انہوں نے کہا کہ مرکزی حکومت کی جانب سے ملک بھر میں 157 میڈیکل کالجس منظور کئے گئے، مگر ریاست تلنگانہ کو ایک بھی کالج منظور نہیں کیا گیا۔ پارلیمنٹ میں بل منظور کیا گیا کہ ہر ضلع میں ایک نوودیالیہ اسکول قائم کیا جائے مگر مودی نے اس قانون کی بھی خلاف ورزی کی۔ میڈیکل کالج اور نوودیالیہ اسکول منظور کرنے سے انکار کرنے والی بی جے پی کو تلنگانہ کے عوام کیوں کر ووٹ دیں؟ کس منہ سے بی جے پی یہاں کے عوام سے ووٹ مانگ رہی ہے؟۔ بی جے پی کو ووٹ دینے کا مطلب اپنے ووٹ اور وجود کو گندے پانی کی موری میں ڈالنا ہے۔ اگر یہی ووٹ بی آر ایس کے امیدوار کے حق میں استعمال کیا جائے تو کچھ اچھے کام انجام دیئے جاسکتے ہیں۔ کے سی آر نے کانگریس اور بی جے پی قائدین سے جاننا چاہا کہ ان لوگوں نے تلنگانہ اور یہاں کے عوام کیلئے ایسا کیا کیا کہ وہ عوام سے ووٹ مانگ رہے ہیں۔

حکومت ریاست میں ریزرویشن کا تنازعہ بند کرے: نانا پٹولے

مراٹھا او بی سی تنازعہ اور بھجبل کے 'بَل' کے پیچھے بی جے پی ہے

ممبئی: ریاست میں پچھلے کچھ دنوں سے مراٹھا بمقابلہ او بی سی تنازعہ کو جان بوجھ کر طول دیا جا رہا ہے۔ بی جے پی کو مراٹھا، او بی سی، دھنگر برادریوں سے کیے گئے اپنے وعدوں کو پورا کرنا چاہیے۔ اگر حکومت یہ کہہ رہی ہے کہ وہ کسی بھی طبقے کے ریزرویشن کو نقصان پہنچائے بغیر دوسرے طبقے کو ریزرویشن دے گی تو اسے عوام کو واضح طور پر بتانا چاہئے کہ وہ کرے گی۔ لیکن حکومت کا موقف واضح نہیں ہے۔ مہاراشٹر پردیش کانگریس کمیٹی کے صدر نانا پٹولے نے کہا ہے کہ مراٹھا، او بی سی برادریوں کے درمیان تنازعہ کو حکومت کی سرپرستی حاصل ہے اور حکومت کو ریزرویشن پر شروع ہونے والے اس تنازعے کو روکنا چاہئے۔ ناگپور میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ ریاست میں بے روزگاری، مہنگائی اور کسانوں کے مسائل اہم ہیں لیکن حکومت اس پر توجہ نہیں دے رہی ہے۔ حکومت کسانوں، بے روزگار نوجوانوں، عام لوگوں کے جذبات کو نہیں سمجھتی لیکن کانگریس کے لیے عوام کے بنیادی مسائل اہم ہیں۔ کون کیا کہتا ہے؟ یہ کانگریس اور مہاراشٹر کے لوگوں کے لیے اہم نہیں ہے اور کسی کو اس میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی جے پی ریزرویشن مخالف پارٹی ہے اور ملک کے وزیر اعظم یہ کہہ کر ریزرویشن کو ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں کہ غریبی ایک ذات ہے۔ پٹولے نے کہا کہ ریزرویشن کے معاملے پر کانگریس کا موقف واضح ہے۔ ہمارا واضح طور پر کہنا ہے کہ ذات پر مبنی مردم شماری سے مراٹھا، او بی سی، دھنگر و مسلم برادری سمیت تمام برادریوں کے ریزرویشن کا مسئلہ حل ہو سکتا ہے۔ کانگریس کے قومی صدر ملکارجن کھرگے اور راہل گاندھی پہلے ہی واضح کر چکے ہیں کہ اگر کانگریس اقتدار میں آتی ہے تو ذات پر مبنی مردم شماری کرایا جائے گا۔

مہاراشٹر نے کونسا گناہ کیا ہے؟

کانگریس کے ریاستی صدر نے کہا کہ بی جے پی نے بڑے پیمانے پر اشتہار دیا ہے کہ اگر راجستھان اور چھتیس گڑھ میں بی جے پی کی حکومت آتی ہے تو وہ 450 روپے میں گیس سلنڈر فراہم کرے گی۔ بی جے پی کے بڑے لیڈر بھی 450 روپے میں سلنڈر دینے کی بات کر رہے ہیں۔ اس وقت مہاراشٹر میں بی جے پی کی حکومت ہے تو بی جے پی حکومت ریاست میں 450 روپے میں سلنڈر کیوں نہیں دے رہی ہے؟ مہاراشٹر کے لوگوں نے کیا آخر کیا گناہ کیا ہے؟ سچائی یہ ہے کہ یہ سب جھوٹے وعدے ہیں۔ اجولا گیس اسکیم میں صرف 20 فیصد سلنڈر ہی ری فل کیے جاتے ہیں، جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ اسکیم پوری طرح ناکام ہو گئی ہے لیکن اجولا اسکیم کے نام پر غریبوں کو فراہم کیا جانے والا مٹی کا تیل بی جے پی حکومت نے روک دیا ہے۔ پٹولے نے کہا کہ منافع کمانا حکومت کا کام نہیں ہے لیکن 2014 سے مرکز کی بی جے پی حکومت منافع کما رہی ہے اور اپنے متروں کو فائدہ پہنچا رہی ہے۔

بھارت۔ بنگلہ دیش نے تجارت اور سیکورٹی کے مدعوں پر بات چیت کی

نئی دلی۔ 24 نومبر۔ ایم این این۔ ہندوستان اور بنگلہ دیش نے جمعہ کو نئی دہلی میں دفتر خارجہ کی مشاورت (ایف او سی) منعقد کی اور سرحد اور سیکورٹی، تجارت صنعت اور رابطے، عوام سے عوام کے تعلقات، پانی، بجلی اور توانائی کے شعبوں میں تعاون سمیت وسیع مسائل پر بات چیت کی۔ ایک پریس ریلیز میں، وزارت خارجہ نے کہا، "دونوں فریقوں نے سرحدی اور سلامتی، تجارت، صنعت اور رابطے، پانی، بجلی اور توانائی کے شعبوں میں تعاون، عوام کے درمیان تعلقات اور ترقی کے وسیع مسائل پر جامع بات چیت کی۔ بنگلہ دیش میں تعاون دونوں فریقوں نے ذیلی علاقائی، علاقائی اور کثیر جہتی امور پر بھی تبادلہ خیال کیا۔ ہندوستان نے ورچوئل G20 سمٹ اور وائس ا?ف گلوبل ساو? تھ سمٹ 2.0 میں بنگلہ دیش کی شرکت کی تعریف کی۔ ملاقات میں ہندوستانی وفد کی قیادت سیکریٹری خارجہ ونے موہن کواترا کر رہے تھے۔

اعلان عام

میرے موکل طالب سلطان ولد فجب سلطان ساکن جامع مسجد' نگر گلی قلعہ روڈ ناندیڑ کی دی ہوئی معلومات واختیار کی بناء پر یہ اعلان عام دیا جاتا ہے کہ میرے موکل نے زینو النساء بیگم زوجہ عبدالستار صاحب ساکن بروڈ گلی ناندیڑ سے انکی ملکیت کا بروڈ گلی ناندیڑ میں سٹی سروے نمبر 14961 ناندیڑ میونسپل کارپوریشن نمبر 5/3/77' 5/3/78 وجاریہ میونسپل کارپوریشن نمبر 5/3/23 اور مذکورہ ملکیت کو خریدی کرنے کیلئے نقدی سودا کیا ہے اور مذکورہ ملکیت کی بقایہ رقم بھی ادا کر دی گئی تھی۔ اسلئے مذکورہ ملکیت کی خریدی کرنے کا عمل جاری ہے۔ مذکورہ ملکیت سے متعلق کوئی بھی کاروبار نہ کریں اگر کوئی کرتا ہے تو میرے موکل اس کیلئے ذمہ دار نہیں رہیں گے۔ اور اسکے پابند نہیں رہیں گے۔

المشتہر: ایڈوکیٹ وائے۔ ایس۔ اردھاپورکر

ناندیڑ۔9420911620

خاتون معشوق کو شادی پر راضی کرانے کے لئے موبائیل ٹاور پر چڑھ گئی

گورکھپور: اتر پردیش کے مہاراج گنج ضلع میں ایک 20 سالہ خاتون ایک شخص کے لئے اپنی محبت کے اظہار اور اس سے شادی پر راضی کرنے کے لئے ایک موبائیل ٹاور پر چڑھ گئی، پولیس نے جمعہ کے دن یہ بات کہی۔ بڑی تعداد میں لوگ واقعہ کے مشاہدے کے لئے 50 میٹر بلند ٹاور کے قریب اکھٹا ہو گئے جس کے نتیجہ میں قریبی ہائی وے پر ٹرافک میں رکاوٹ پیدا ہوئی، پولیس کو ہجوم پر کنٹرول کے اقدامات کرنے پڑے۔ ہجوم میں شامل کئی افراد نے اپنے موبائیل فونس پر یہ واقعہ ریکارڈ کیا، یہ ان کے لئے فلم شعلے میں ویرو (دھرمیندر) کے بسنتی (ہیما مالنی) کے لئے محبت کا اظہار میں ایک اور ہیڈ واٹر ٹینک پر چڑھنے کے رول کی یاد دہانی ہے۔ سرکل ا?فیسر (سی او) اجئے سنگھ چوہان نے کہا کہ یہ خاتون مہاراج گنج ضلع میں جمعرات کے دن یسمرا راجہ ٹول پلازا کے علاقہ میں واقع موبائیل ٹاور پر چڑھ گئی۔ خاتون کا گذشتہ چند سال سے مقامی نوجوان (24) کے ساتھ تعلق تھا اور وہ نوجوان اور اس کے اراکین خاندان کو شادی کے لئے راضی کرانا چاہتی تھی۔ سی او نے کہا کہ پہلے خاتون کو نیچے ا? نے کی ترغیب دی گئی مگر جب خاتون نے ایسا کرنے سے انکار کر دیا تو ایک کانسٹیبل ٹاور پر چڑھ کر اسے نیچے لایا۔ پولیس نے کہا کہ مذکورہ شخص ایک ٹرک ڈرائیور ہے اور ایک کھیپ حوالے کرنے کے لئے نیپال گیا ہے۔ اس سلسلہ میں ایک کیس درج رجسٹر کیا گیا ہے۔

عبدالماجد 9545332211
عبدالرحمٰن 8999942523
زِینت جیولرس
झिनत ज्वेलर्स
خاص عربی ڈیزاین کے رانی ہار، نکلیس
کنگن اور گلسر وغیرہ کا بااعتماد شوروم
پہناوا ڈریسیس کے سامنے، سری نگر، ناندیڑ

M. 9923951742, 8888903649
فی سبیل اللہ
ثانیہ مریم
پیامات سینٹر
نزد شیواجی پتلا، منڈھائی مسجد کے روبرو، چوپالا، ناندیڑ۔
شیخ عبدالستار
ہمارے پاس ڈاکٹرس، انجینئرس، ٹیچرس، تاجر، اور سماج کے ہر طبقے اور برادری سے تعلق رکھنے والے دیندار افراد کے لئے اچھے رشتے موجود ہیں۔
مطلقہ اور بیوہ کے لیے بھی بہترین رشتے دستیاب ہیں۔
ایک بار ضرور خدمت کا موقع دیں۔

Alhaj Md. Javeed 8888 96 1111
Md. Younus 8888 95 1111
Md. Tajammul 8888 94 1111
Md. Awes 8888 93 1111
MJ
MUSKAN JEWELLERS
مُسکان جیولرس
سونے کے زیوارت کا وسیع اور عمدہ شوروم
صرافہ بازار، چوک، ناندیڑ۔

پرنٹر، پبلیشر، پروپرائٹر محمد تقی نے علینہ پرنٹرس، اسماعیل مارکیٹ، چوک بازار ناندیڑ 431604 سے طبع کر کے 229-6-4، بڑی درگاہ، گاڑی پورہ ناندیڑ۔431604 سے شائع کیا۔ ایڈیٹر : محمد نقی *(پریس اینڈ رجسٹریشن آف بکس ایکٹ 1867 کے مطابق اخبار میں شائع خبروں اور دیگر مشمولات کے لئے ذمہ دار)

Printed,published and owned by Mohammad Taqui .Printed at Aleena Printers,Ismail Market,Chowk Bazaar, Nanded-431604 and published at 4-6-229,Badi Dargah,Gadipura, Nanded-431604. Editor:Mohammad Naqui

POSTAL RGN.NO.G2/RNP/NND-303/2021-2023 Mobile 8055362952-9325610858 Office: 2nd Floor, Ismail Market,Chowk Bazaar Nanded

کسی بھی قابل اعتراض تحریر کیلئے قانونی چارہ جوئی صرف ناندیڑ کی عدالت میں ہوگی۔